http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۴ تا ۱۰ / رجب المرجب ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱ / اکتوبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۲۱

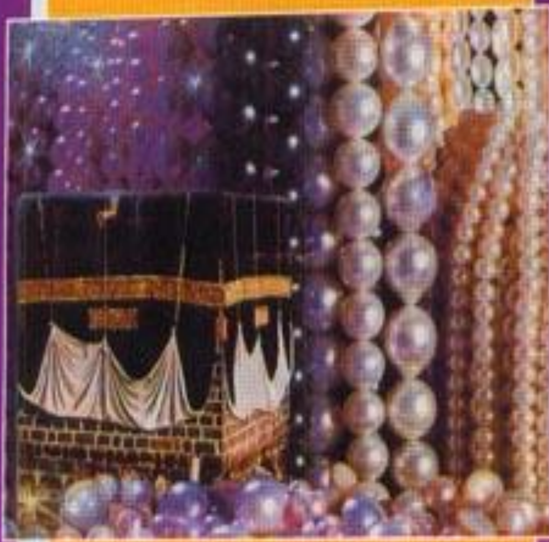

خادم حرمین شریفین
کی ملی و اسلامی خدمات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ایک تعارف

قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات

قادیانی نبوت کی جھلکیاں

قیمت: ۵ روپے

الحمد للہ اٹھارویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی

اپنے لڑکے کا نکاح ایسی عورت سے کرنا جس کو اس نے خون دیا تھا:

س…… زید نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی بیٹی کو جبکہ وہ بہت چھوٹی تھی' اس کے بیمار ہونے پر اس کو اپنا خون دیا تھا۔ اب زید یہ چاہتا ہے کہ اس کے لڑکے کی شادی اس لڑکی سے ہو جائے کیا یہ جائز ہے؟

ج…… خون دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اس لئے اس لڑکی سے نکاح جائز ہے۔

جس عورت کو خون دیا ہو اس کے لڑکے سے نکاح جائز ہے:

س…… ایک لڑکی نے ایک بوڑھی عورت کو خون دیا ہے۔ اب اس عورت کا لڑکا اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے' شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ج…… ہو سکتی ہے۔ خون دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

بہنوئی کو خون دینے سے بہن کے نکاح پر کچھ اثر نہیں پڑتا:

س…… زید نے اپنی سگی بہن کے شوہر یعنی اپنے بہنوئی بکر کو بیماری میں اپنا خون دیا۔ یعنی اب بکر کے جسم میں اس کے سگے سالے کا خون داخل ہو گیا۔ کیا اس سے بکر کا اپنی بیوی سے نکاح باطل ہو جائے گا؟

ج…… اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

شوہر کا اپنی بیوی کو خون دینا:

س…… میرے ایک عزیز کی بیوی سخت بیمار ہوئی' اس کو خون کی ضرورت تھی' کسی رشتہ دار بہن بھائی کا خون اس کے خون سے نہ ملا' مگر خاوند کا خون اس گروپ کا نکلا جو لگا دیا گیا اب لوگ کہتے ہیں کہ میاں بیوی کا رشتہ قائم نہیں رہا۔

ج…… لوگ غلط کہتے ہیں' وہ بدستور میاں بیوی ہیں۔

موجودہ دور میں جہیز کی لعنت:

س…… ٹی وی پروگرام "تفہیم دین" میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مقرر نے غیر مشروط طور پر جہیز کو کافرانہ رسم اور رسم بد قرار دیا ہے۔

ا…… کیا قرآن و سنت کی رو سے جہیز کافرانہ رسم اور رسم بد کہنا صحیح ہے؟

۲…… کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کو جہیز دیا تھا؟

ج…… "جہیز" ان تحائف اور سامان کا نام ہے جو والدین اپنی بچی کو رخصت کرتے ہوئے دیتے ہیں' یہ رحمت و محبت کی علامت تھی بشرطیکہ نمود و نمائش سے پاک ہو اور والدین کے لئے کسی پریشانی و اذیت کا باعث نہ بنتا ہو' لیکن مسلمانوں کی شامت اعمال نے اس رحمت کو زحمت بنا دیا ہے۔ اب لڑکے والے بڑی ڈھٹائی سے یہ دیکھتے ہی نہیں بلکہ پوچھتے بھی ہیں کہ جہیز کتنا ملے گا؟ ورنہ ہم رشتہ نہیں لیں گے' اسی معاشرتی بگاڑ کا نتیجہ ہے کہ غریب والدین کے لئے بچیوں کا عقد کرنا وبال جان بن گیا ہے' فرمائیے کیا اس جہیز کی لعنت کو "کافرانہ رسم" اور "رسم بد" سے بھی زیادہ سخت الفاظ کے ساتھ یاد نہ کیا جائے؟

آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت فرمایا ہے کہ کیا آپ نے اپنی صاحبزادیوں کو جہیز دیا تھا؟ جی ہاں! دیا تھا' لیکن کسی سیرت کی کتاب میں یہ پڑھ لیجئے کہ آپ نے اپنی چہیتی بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کو کیا جہیز دیا تھا؟ دو چکیاں' پانی کے لئے دو مشکیزے' چمڑے کا گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک چادر۔ کیا آپ کے یہاں بھی بیٹیوں کو یہی جہیز دیا جاتا ہے؟ کاش ہم سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں اپنی سیرت کا چہرہ سنوارنے کی کوشش کریں۔

جہیز کا جو سامان استعمال سے خراب ہو جائے اس کا شوہر ذمہ دار نہیں:

س…… جہیز کی مسہری اور گدا میاں بیوی کے مشترکہ استعمال میں ٹوٹ پھوٹ گئے' شوہر پورے نقصان کی تلافی کرے یا صرف اپنے حصہ کی؟

ج…… جہیز کی جو چیزیں جس حالت میں ہیں وہ عورت کا حق ہے' لیکن استعمال سے جو نقصان ہو وہ شوہر سے وصول نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ یہ استعمال عورت کی اجازت سے ہوا ہے۔

جہیز کی نمائش کرنا جاہلانہ رسم ہے:

س…… ہمارے قبیلے کا یہ رواج ہے کہ ماں باپ لڑکی کو جو جہیز دیتے ہیں اسے سرعام دکھاتے ہیں' جس میں عورت کے کپڑے بھی دکھائے جاتے ہیں' اور یہاں بہت سے مرد بھی جہیز دیکھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں' کیا عورت کے کپڑے اور زیور نامحرموں کو سرعام دکھانا دین اسلام میں جائز ہے؟

ج…… لڑکی کو دیئے جانے والے جہیز کا سرعام دکھانا جاہلی رسم ہے' جس کا منشا محض نمود و نمائش ہے اور مستورات کے زیور اور کپڑے غیر مردوں کو دکھانا بھی بری رسم ہے' شرفا کو اس سے غیرت آتی ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۸	۱۰۵۳/رجب المرجب ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱/اکتوبر	شمارہ ۲۱

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- الحمدللہ اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس پنجاب بھر کی کامیابی .... (اداریہ) 4
- قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات .... (مولانا مفتی خالد محمود) 6
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت .... ایک تعارف .... (صاحبزادہ طارق محمود) 9
- قادیانی نبوت کی جھلکیاں .... (مولانا محمد خالد گیلانی) 11
- منافقت کے کردار .... (جناب محمد طاہر رزاق) 13
- سندھ قادیانیت کی زد میں (ربوہ کے بعد میرپور خاص) .... (شکیل احمد مجاہد) 14
- خادم حرمین شریفین کی ملی و اسلامی خدمات .... (بلو شفقت قریشی ساہیوال) 18
- عیسائی محقق کا قبول اسلام .... (جناب شیر محمد) 20
- امت مسلمہ کے نام ایک پیغام .... (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی) 22
- اخبار ختم نبوت 24

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

ٹائیٹل و ترئین

ارشد خرم

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)،
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۳۷

ناشر عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ! اٹھارویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی

۷-۸/اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ ربوہ کا نام چناب نگر رکھے جانے کے بعد پہلی اور بہ اعتبار عدد اٹھارویں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ الحمد للہ! حسب سابق پورے پاکستان سے جاں نثاران ختم نبوت' قافلہ امیر شریعت کے رضاکاران' شیدائیان حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ چناب نگر کی طرف رواں دواں نظر آتے تھے' ظلمت کدہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) عجیب روحانی منظر پیش کرتا نظر آتا تھا' کئی دنوں سے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ' محمد طفیل' مولانا غلام مصطفیٰ اور دیگر ساتھی دن رات اس کی کامیابی کے لئے مصروف عمل تھے۔ اطراف کے مبلغین لوگوں کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دے رہے تھے۔ اس سال ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ تمام احباب کا قیام چار دیواری کے اندر ہو جائے تاکہ دہشت گردی کرنے والوں کی شرانگیزیوں سے بچا جاسکے۔ بہر حال اکابر علما کرام کی دعاؤں' بزرگوں کی توجہات اور کارکنوں کی محنت سے جلسہ گاہ تیار ہو گئی اور بروز جمعرات صبح دس بجے حضرت اقدس خواجہ خواجگان شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی اجازت اور دعا سے کانفرنس کا آغاز ہوا' تلاوت کلام پاک قاری افضل صاحب نے فرمائی۔ کانفرنس میں مقررین کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کے مقررین کا موضوع عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیوں کی سرگرمیاں تھیں۔ کچھ مقررین نے طالبان کی حمایت اور ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ افغانستان کے خلاف امریکی عزائم اور جارحیت کی بھرپور مذمت کی۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی پاکستان اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ امریکہ' اقوام متحدہ' یورپ قادیانیوں کی سرپرستی کرتے رہتے ہیں اور حکومت بھی ان کی سرپرستی کرتی رہتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جب بھی مسلم لیگ کی حکومت ہوتی ہے قادیانیوں کی شرارتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد کوئی شرارت یا فساد کرنا نہیں یہی وجہ ہے کہ اٹھارہ سال سے چناب نگر میں کانفرنس ہو رہی ہے کبھی بھی کوئی فساد نہیں ہوا۔ قادیانی جو انگلینڈ اور یورپ میں پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ ان پر ظلم ہو رہا ہے' کوئی ان سے پوچھے کہ کیا کبھی اس کانفرنس کے ہزاروں شرکاء میں سے کسی نے کوئی ہنگامہ کیا؟ کسی ایک قادیانی کو پتھر مارا؟ کس کا گھر جلایا؟ خود قادیانی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ لوگ انتہائی پرامن ہیں اور کبھی کوئی شرارت نہیں کرتے' پھر قادیانی کیوں پاکستان اور علما کرام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کرتے ہیں؟ چناب نگر (سابقہ ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر بے قصور طلبہ کو قادیانیوں نے مارا تھا یا مسلمانوں نے؟ تحریک ۱۹۷۴ء کیوں چلی تھی؟ بہر حال قراردادوں اور بیانات کے ذریعہ واضح کیا گیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اصل علاج تو وہ ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے جھوٹا دعوئ نبوت کا کیا تھا لیکن حکومت کی وجہ سے یہ طریقہ تو ممکن نہیں۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آئینی طریقہ اختیار کیا ہوا ہے۔ دو دن مقررین نے خوب تقریریں کیں اور نعت خوانوں نے مجمع کو گرمایا اور الحمد للہ یہ کانفرنس بہت زیادہ کامیاب رہی جس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور اس کانفرنس کے تمام شرکاء مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انشاء اللہ قیامت کے دن شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو اس کا اجر ملے گا۔

ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کی تازہ لہر

گزشتہ دنوں اچانک پہلے پنجاب میں دہشت گردی شروع کی گئی اور پھر اچانک کراچی کی ایک امام بارگاہ میں فجر کے وقت موجود حاضرین پر فائرنگ کی گئی۔ دوسرے دن جامع مسجد فاروق اعظم لفرزون کے قریب تین افراد کو شہید کیا گیا۔ تیسرے دن جامعہ دارالخیر گلستان جوہر کراچی کے طلبا کو میدان میں کھیلتے ہوئے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا' جس سے تین طلبا شہید ہوئے اور اس کے ساتھ ہی اچانک حکمرانوں نے اس فرقہ وارانہ فسادات کے الزامات مدارس پر عائد کرنا شروع کر دیئے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے گویا ان تمام فسادات کے پیچھے دینی مدارس کا ہاتھ ہے۔ وائس آف امریکہ' وائس آف جرمنی اور بی بی سی کے حوالے سے مدارس سے متعلق عجیب و غریب قسم کی سنسنی خیز خبریں شائع ہونا شروع ہو گئیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم نے بے تکے بیانات داغنے شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہا گیا کہ دینی مدارس میں باقاعدہ فوجی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس دوران وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے اعلان کیا کہ دینی مدارس کے خلاف ہماری تمام ایجنسیوں نے تحقیقات کیں' کوئی مدرسہ بھی

فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث نہیں پایا گیا اور نہ ہی کسی مدرسہ میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ تضاد بیانی کے دوران وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ طالبان موجودہ دہشت گردی کی لہر میں ملوث ہیں اور ریاض بسرا افغانستان میں ہے اور اس کے ساتھی یہاں پر گڑبڑ کر رہے ہیں۔ دوسرے دن وزارت خارجہ اور خود جناب شہباز شریف صاحب کے ترجمان نے اس سابقہ بیان کی تردید کر دی' اس کے بعد نواز شریف صاحب کی طرف منسوب اسی قسم کا بیان شائع ہوا۔ غرض گزشتہ چند دنوں سے دینی مدارس کے خلاف زبردست مہم شروع ہو گئی ہے۔ ان فسادات کی مذمت ہر شخص اور ہر جماعت نے کی اور عجیب بات یہ ہے کہ اس دفعہ شیعہ' سنی' سپاہ صحابہ' تحریک جعفریہ' دیوبندی' بریلوی اور تمام سیاسی جماعتوں نے ان فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس میں ہم میں سے کسی کا ہاتھ نہیں اور نہ ہی گزشتہ دنوں کوئی ایسی صورتحال تھی جس کی وجہ سے ایسے فسادات ہوتے۔ سیاسی جماعتوں نے اس کا تمام تر الزام حکومت پر ڈال دیا تاکہ حکومت کو ناکام قرار دیا جا سکے' حکومت نے مدارس اور طالبان پر ڈال دیا' مذہبی جماعتوں نے ایجنسیوں پر ڈال دیا۔ غرض کوئی اس کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں' لیکن حکومت سے یہ سوال ضرور کیا جا سکتا ہے کہ دینی مدارس آج سے قائم نہیں' یہ قیام پاکستان کے وقت سے قائم ہیں اور کبھی فسادات نہیں ہوئے۔ گزشتہ چند سالوں سے جب اقلیتوں نے اپنے حقوق سے زائد بڑھنے کی کوشش کی' دوسروں کے عقائد کو چھیڑا تو فساد اور اشکال کا سلسلہ شروع ہوا۔ بہر حال وجہ کوئی بھی ہو' مدارس آج تک اس میں ملوث نہیں رہے۔ نواز شریف نے ایک دفعہ نہیں ہزاروں دفعہ تحقیقات کرائیں' کئی دفعہ تلاشیاں لیں گئیں لیکن کسی مدرسہ سے کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا تو پھر آخر فرقہ واریت کو جب بھی ہوا ملتی ہے ان مدارس کے خلاف کیوں پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے؟ دراصل مدارس سے صرف ہمارے حکمران ہی خوفزدہ نہیں پوری دنیا خاص کر امریکہ' عیسائی دنیا اور یہودی حکومت خوفزدہ ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے دین قائم ہے' یہ علوم دین کی حفاظت کرتے ہیں' علماء کرام پیدا کرتے ہیں جو پوری دنیا میں دین کی اشاعت کرتے ہیں' حکمرانوں کے غیر اسلامی اقدامات کے سامنے سد سکندری بن جاتے ہیں' روس کو انہوں نے شکست دی' اب امریکہ کے سامنے بھی کھڑے ہیں' ان کے فاضل مولانا فضل الرحمٰن نے امریکہ کو للکارا' جب بھی حکومتوں کے خلاف تحریکات چلیں دینی مدارس نے کامیاب کرائیں۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء' تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء' تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں دینی مدارس کے طلباء نے جہاد کیا' کئی شہید ہوئے' کئی جیلوں میں گئے' افغانستان میں ان طلباء اور علماء نے قربانیاں دیں' روس کو تباہ کیا' اب طالبان کی شکل میں امریکہ کو للکارا ہے' اس لئے حکمران ان سے خوفزدہ ہیں لیکن حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کے پروپیگنڈہ سے یہ مدارس ختم نہیں ہوں گے اور نہ ہی اپنے مشن سے پیچھے ہٹیں گے۔ انگریزوں نے کوشش کی' خواجہ ناظم الدین سے لے کر ایوب خان' یحییٰ خان' بھٹو' بے نظیر' نواز شریف نے ان مدارس کو ختم کرنے کی کوشش کی تو خود ختم ہو گئے' مدارس باقی ہیں اور باقی رہیں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن اپنے والد مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے جانشین کی حیثیت سے اور شیخ حضرت اقدس مولانا ہوری' مفتی احمد الرحمٰن رحمہم اللہ کے شاگرد کی حیثیت سے جمعیت علماء اسلام کے لاکھوں کارکنوں اور علماء کو لے کر میدان عمل میں اتر چکے ہیں۔ پاکستان کے تمام مدارس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد' حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور دیگر علماء کرام آپ کی پشت پر ہیں۔ پشاور' کوئٹہ اور کراچی میں تحفظ دینی مدارس کانفرنس میں واضح اعلان کیا جا چکا ہے کہ دینی مدارس کے لئے ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے اس لئے نواز شریف اور شہباز شریف کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ دینی مدارس' جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ٹکر نہ لیں ورنہ :

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

قادیانی پرنسپل کی دیدہ دلیری اور مسلمانوں پر مظالم

اسلام آباد G-10 گرلز کالج کی قادیانی پرنسپل بشریٰ ضیاء نے مرزا طاہر کی سنت ادا کرتے ہوئے کالج کی لڑکیوں کو سخت سزائیں دیں کہ انہوں نے صبح اسمبلی میں نعت شریف کیوں پڑھی؟ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مدینہ کا تذکرہ تھا اور کہا کہ آئندہ نعت اسمبلی میں نہ پڑھی جائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہ ہو۔ لعنت ہے اور تف ہے پاکستانی حکمرانوں پر! کمشنر اسلام آباد' ڈی سی اسلام آباد' وزیر داخلہ پر! کہ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں' روزنامہ "اوصاف" نے اداریہ لکھا لیکن اس پرنسپل کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ گزشتہ ایک سال سے وہ یہ حرکتیں کر رہی تھی' ہم اس کی مذمت کرتے ہوئے صدر پاکستان سے ان کے ایمان' ان کے دین' ان کی مذہبی صورت کے واسطے سے اپیل کرتے ہیں کہ صدر صاحب آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانا ہے' آپ کے دارالخلافہ میں ایسا ہو اور آپ صدر بن کر بیٹھے ہوں' آپ کیا جواب دیں گے؟ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔

قرآن کریم

ایک مکمل ضابطہ حیات

اس کائنات ہست و بود پر یہ بات آشکارا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کاملہ سے جس طرح ہر چیز کو وجود بخشا اسی طرح اسے رہنمائی سے بھی سرفراز فرمایا ورنہ کائنات کا وجود و خلق مہمل اور بے کار ہو جاتا۔ یہی ہدایت ہر جاندار پر زندگی اور معیشت کی راہ کھولتی، ان کی حیات کو مفید، باقی اور ضروریات حیات کی طلب و حصول میں رہنمائی کرتی ہے اور یہی وہ ناموس فطرت ہے جس کے بغیر کوئی مخلوق بھی سامان حیات اور وسائل تربیت سے استفادہ نہیں کر سکتی۔

اور پھر اس ہدایت میں ارتقائی درجات نظر آتے ہیں اور ہر درجہ اپنی افادیت دوسرے سے جدا رکھتا ہے۔ چنانچہ ہدایت کا پہلا درجہ وجدان ہے اور طبیعتِ باطنی کے فطری الہام کا نام ہے۔

یہ ابتدائی درجہ ہے جو بچہ کو قید ہستی میں آنے کے فوراً بعد اس کی غذا کا پتہ بتاتا ہے، اسباب حیات کے لئے معلم بنتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ ہدایتِ حواس کا ہے جس کی بدولت ہر ذی روح کو دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کی قوتیں وغیرہ حاصل ہوتی ہیں۔

ہدایت کے یہ دونوں درجے انسان اور حیوان دونوں کو عطا ہوئے اور دونوں کی یکساں رہنمائی ان ہدایت کے درجوں سے حاصل ہوتی ہے، ان کے بعد ایک اور درجہ ہدایت "عقل" ہے یہ صرف انسان کے لئے خاص ہے، اور یہی ہدایت جو انسان کو بقیہ حیوانات سے ممتاز اور جدا کرتی ہے اس کی بدولت انسان اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق ہے۔

ہدایت کے یہ تینوں درجے اپنے اپنے حلقہ اثر میں انسان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ چنانچہ وجدان اس میں سعی پیہم کا ولولہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے لئے معلومات فراہم کرتے ہیں اور عقل جزئیات و کلیات کا علم بخشتی ہے۔

مفتی خالد محمود صاحب

مگر یہ بات واضح ہے کہ ان ہدایات کے مراتب کی راہِ عمل متعین اور واضح ہے کہ اپنے حدود سے نکل کر وہ کسی قسم کی رہنمائی نہیں کر سکتے وجدان انسان میں سعی مسلسل کا جذبہ تو پیدا کر سکتا ہے مگر خارج اور محسوسات کا علم نہیں دے سکتا۔ حواس سے محسوسات کا ادراک تو کیا جا سکتا ہے لیکن کلیات و جزئیات اور ان کے نتائج کا علم ان سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہدایت عقل اگرچہ ہدایت کے پہلے دو مرتبوں سے بلند اور فائق ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا دائرہ کار محدود ہے کیونکہ عقل بھی انہی جزئیات و کلیات کا ادراک کر سکتی ہے اور انہی امور کا استنباط کر سکتی ہے جو حواس کی مدد سے اسے معلوم ہوں، محسوسات کے ماورا کیا ہے؟ عقل ان کے ادراک سے عاجز اور درماندہ ہے۔

اور پھر محسوسات کے ادراک میں بھی جو غلطی کرتے رہتے ہیں کہ دور سے ایک بڑی چیز بھی چھوٹی نظر آتی ہے، صفرا کے بڑھ جانے سے شیریں چیز بھی تلخ معلوم ہوتی ہے اور پھر ان محسوسات کے ادراک کے بعد ان سے نتائج اخذ کرنے میں بھی صرف عقل ہی کی ہدایت کافی نہیں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر عقل اور جذبات کے درمیان کشمکش ہوتی ہے اور کبھی عقل کے سامنے وہم کے پردے حائل ہو جاتے ہیں اور پھر عام طور پر عقل ان جذبات اور وہم کے مقابلہ میں مغلوب اور عاجز ہو جاتی ہے۔

ان حالات میں عقل ہی تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح وجدان کی تکمیل کے لئے حواس اور حواس کی تکمیل کے لئے عقل کی ہدایت کا درجہ فطرت نے مقرر فرمایا اسی طرح عقل کی تکمیل کے لئے ایک درجہ ہدایت ہونا چاہئے جو عقل سے بلند اور عقل سے زیادہ موثر ہو ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ انسان محسوسات کی دنیا میں رہ کر بھی اور ماورا محسوسات کے ادراک کے لئے بھی ایک اور درجہ ہدایت کا محتاج ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ انسان کا تعلق ایک خالق سے ہے دوسرا مخلوق سے، اس کا تعلق کس طرح ہونا چاہئے؟ عقل یہ نہیں بتا سکتی کیونکہ عقل اس ذات کا ادراک ہی نہیں کر سکتی اور عقل یہ بھی نہیں بتا سکتی کہ مخلوق کے ساتھ اس کا تعلق اور برتاؤ کیا ہونا چاہئے کیونکہ مخلوق کی تعداد اور ان کا احاطہ بھی دائرہ عقل سے خارج ہے، یہ تو وہی ذات بتا سکتی ہے جس نے اس

انسان کو پیدا کیا اور اس تمام مخلوق کو بھی۔

اور اس ذات نے اس سوال کو تشنہ نہیں چھوڑا بلکہ ہدایت وحی اپنے سچے اور معصوم بندوں کے واسطے جنہیں نبی اور رسول کہا جاتا ہے بھیجی تاکہ اس کی رہنمائی میں انسان ان سوالات کو حل کرے اور اپنے لئے راہ عمل متعین کرے اور زندگی کے سفر کو خیر و خوبی طے کرے۔

قرآن نے مختلف جگہوں پر مختلف الفاظ میں اپنا تعارف خود کرایا۔ اس سے قرآن کی مختلف خصوصیات اور حیثیتوں پر روشنی پڑتی ہے اور قرآن کی عظمت و اعجاز سے بہت سے گوشے ابھر کر نظروں کے سامنے آجاتے ہیں۔ اس سلسلہ کی چند آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔

قرآن کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا قطعی اور غیر مشتبہ ہونا ہے خود قرآن اپنے بارے میں کہتا ہے:

ترجمہ: "یہ کتاب ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔" (البقرہ:١)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "یہ احکام کی تفصیل بیان کرنے والا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔" (یونس رکوع:۴)

ترجمہ: "اور یہ بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں غیر واقعی بات اس کے آگے کی طرف سے آسکتی ہے اور نہ اس کے پیچھے سے یہ خدائے حکیم و حمید کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔" (حم السجدہ رکوع:۵)

کیونکہ یہ کتاب خدا کے علم سے ماخوذ ہے اور یہ کتاب علم خداوندی کی مظہر ہے اور علم خداوندی ہر قسم کے عیب و نقصان' شک واشتباہ' ظن و تخمین' تعارض واختلاف سے پاک ہے۔ تو جس کتاب کا سرچشمہ یہ ہو اور جو واقعی یقینی اور قطعی ہو تو اس سے ماخوذ کتاب کا بھی یہی حال ہو گا اور جس طرح اس کا منبع اور سرچشمہ قطعی اور محفوظ ہے۔ اسی طرح سے اس سے جاری ہونے والی چیز اپنے منتہیٰ تک پہنچنے میں بھی محفوظ ہے۔

کیونکہ خود قرآن کریم نے ہی بتادیا کہ یہ کتاب کس منبع سے حاصل کی گئی اور جن جن ذرائع سے یہ پہنچائی گئی ہے وہ بھی معلوم ہیں اور معتمد ہیں اور جہاں پہنچائی گئی اور جس ذات پر نازل ہوئی اس کی تفصیلات خود بیان کر دی ہیں۔

اور یہ قرآن کریم جو دین کے اصول و کلیات پر مشتمل ہے جس میں دنیاوی اور اخروی فلاح مضمر ہے وہ نہایت واضح' صاف اور غیر محتمل ہے ورنہ تو اس سے اپنی نجات کا سامان کرنا ہی مشکل ہو جائے ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "کیا میں خدا کے سوا کوئی دوسرا منصف ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے والی ہے۔" (انعام رکوع:۱۴)

ترجمہ: "اور ہم نے ان کے پاس پہنچادی ہے جس کو علم و دانش کے ساتھ کھول کھول کر بیان کر دیا ہے اور وہ مومن لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔" (اعراف رکوع۶)

ترجمہ: "یہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم کی گئی ہیں پھر خدائے حکیم و خبیر کی طرف سے اس کی تفصیلات بیان کر دی گئی ہیں۔" (ہود رکوع:١)

قرآن "فرقان" ہے یعنی قرآن حق و باطل میں تمیز' کفر و اسلام اور جاہلیت' خدا کی رضا و عدم رضا' یقین و ظن' حلال و حرام میں قیامت تک جو امتیاز پیدا کر دیا ہے اس کی نظیر کسی مذہبی تعلیم اور کسی کتاب میں نہیں ملتی اور یہ صفت ایسی امتیازی صفت ہے کہ یہ قرآن کے نام کے قائم مقام بن گئی ہے ارشاد خداوندی ہے

ترجمہ: "بڑی عالی شان ذات ہے جس نے یہ فرقان (فیصلہ کی کتاب) کو اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔" (الفرقان رکوع:١)

قرآن کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کتب سابقہ کا مصدق بھی ہے کیونکہ دین کے اصول و کلیات تمام کتب سماویہ میں متفق اور مشترک ہیں تو پس اب کتب سماویہ سابقہ کی اصلی تعلیمات کی صحت و ثبوت کے لئے قرآن کی حیثیت سند اور معیار کی ہے۔ ان کتابوں کا جو حصہ قرآن کے مطابق ہے وہ صحیح اور محفوظ ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب بھیجی جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو پہلے سے موجود ہیں اور ان پر نگہبان ہیں۔" (المائدہ رکوع ۷)

قرآن کریم نے اپنا تعارف کرایا کہ وہ سلامتی کے راستوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور تاریکیوں سے روشنیوں کی طرف لاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "اللہ کی طرف سے تمہارے پاس روشنی آچکی جو روشن ہے خدا کی اس کتاب کے ذریعہ ان لوگوں پر جو خدا کی خوشنودی کے تابع ہوں سلامتی کے راستے کھول دیتا ہے اور

اپنے حکم سے انہیں تاریکیوں سے نکالتا ہے روشنی میں لاتا اور سیدھی راہ پر لگادیتا ہے۔" (المائدہ رکوع: ۳)

ترجمہ: "یہ ایک پر نور کتاب ہے اس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ۔ یعنی ان کے پروردگار کے حکم غالب اور قابل تعریف خدا کے راستے کی طرف۔" (ابراہیم رکوع :۱)

ترجمہ: "وہ ایسا ہے کہ اپنے بندہ پر صاف صاف آیتیں بھیجتا ہے تاکہ وہ تم کو تاریکیوں سے روشنیوں کی طرف لائے اور بیشک اللہ تمہارے حال پر بڑا شفیق اور بہت مہربان ہے۔"

قرآن کریم زندگی اور اس کے تمام شعبوں میں جو ہموار اور مستقیم راہ اور تمام بے اعتدالیوں سے پاک اور بے خطر راہیں کھولتا ہے ان کے لئے وہ سبل السلام کی تعبیر اختیار کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے لئے اس سے بہتر تعبیر اور کوئی ہو بھی نہیں سکتی' اور انہی کی طرف پیغمبر اشارہ کر کے کہتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :

ترجمہ: "اور بے شک یہ میری راہ سیدھی ہے سو اسی پر چلو اور نہ چلو دوسرے راستوں پر کہ وہ تم کو اللہ کے راستہ سے تتر بتر کردیں۔" (انعام رکوع :۱۹)

قرآن کی بلاغت ملاحظہ کیجئے کہ قرآن نے ہر جگہ ان آیات میں نور کو واحد اور ظلمت کو جمع کے لفظ سے ذکر کیا ہے اس لئے کہ وحی کی روشنی اگر نہ ہو تو پھر زندگی کی ظلمتوں کی کوئی انتہا نہیں ہوگی اگر مذہب' وحی اور قرآن پاک کی روشنی کو علیحدہ کردیا جائے تو ظلمت ہی ظلمت ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

پس جو لوگ قرآن اور پیغمبر کی مشعل افروزی سے تاریکیوں کی اس دنیا اور گمراہیوں کی ان بھول بھلیوں سے نکل کر روشنی میں آجاتے ہیں ان کو از سر نو زندگی ملتی ہے وہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں آنکھیں مل گئی ہیں اس کے بعد ان کے لئے تمام راہیں روشن ہوجاتی ہیں اور زندگی کے سفر میں ان کا ہر قدم خدا کی روشنی کی طرف اٹھتا ہے اور جب تک وہ خدا کی اس رہنمائی میں رہتے ہیں ان سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوسکتی۔ اسی وجہ سے قرآن کو اللہ تعالیٰ نے نور "بصائر' ھدیٰ' بینہ' شفا' موعظہ اور ذکر مبارک" فرمایا گیا ہے۔

اور قرآن کا اعجاز یہ ہے کہ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں مختلف خیالات و عقائد کے لوگ اور مختلف اخلاق و اعمال رکھنے والے ہر ایک اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں اور پھر اپنے لئے عمل کی راہ متعین کر سکتے ہیں خود اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں :

ترجمہ: "ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔" (انبیاء رکوع :۱)

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن کریم وہ نور ہدایت ہے جس نے روحانی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا۔ اس کی روشنی میں ہر شخص اپنے لئے راہ عمل متعین کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ کور چشم نہ ہو اللہ تعالیٰ ہمیں دامن قرآن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ☆......☆

حزیمہ ہما حشمت کی شہادت

ظلم و ناانصافی کی انتہا اور پاکستانی معاشرے کے لئے ایک چیلنج ہے

حصول انصاف کے لئے ہمارا ساتھ دیں

(حشمت حبیب ایڈووکیٹ و نجمہ ناہید)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) ایم ایس سی سائیکالوجی کی ہونہار طالبہ حزیمہ ہما حشمت (بنت حشمت حبیب ایڈووکیٹ H-259 ایف ٹن اسلام آباد) کو 28/اگست 1997ء کو فیڈرل گورنمنٹ کالج برائے خواتین F-7/2 اسلام آباد میں 30 گھنٹے حبس بے جا میں رکھنے کے بعد شہید کردیا گیا۔ کالج کی پرنسپل فرحت مجتبیٰ' وائس پرنسپل آصفہ مبشر' وارڈن' ناہید کوثر اور فرخ جنید اور دیگر ملزموں کے خلاف ناقابل تردید شہادتیں ملنے کے باوجود ڈاکٹر انوار' ناظم تعلیمات کالج ہذا نے ملزموں کو وقوعہ کے روز رخصت پر ظاہر کر کے حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی' پولیس اور انتظامیہ نے بے حسی کا مظاہرہ کیا سابق وزیر تعلیم سید غوث علی شاہ اور وزیر اعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف سے اپیل کی گئی ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود مجرموں کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک نہیں پہنچایا گیا۔ حزیمہ ہما حشمت کی شہادت' ظلم و بربریت اور ناانصافی کی بدترین مثال اور پاکستانی معاشرے کے لئے ایک چیلنج ہے۔ حصول انصاف کے لئے اسلام آباد میں یوم احتجاج منایا گیا بعد ازاں مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا بھی اہتمام کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

ایک تعارف

صاحبزادہ طارق محمود

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جماعتی حیثیت سے پاکستان اور بیرونی دنیا میں قادیانیوں کی دینی' مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کے خلاف احتسابی عمل جاری رکھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بنیاد حضرت امیر شریعت سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ نے رکھی تھی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقأ نے قادیانیت کے خلاف جہاد کرتے ہوئے بیش بہا قربانیاں دیں ' ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے علمأ' زعما اور رہنماؤں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے مشترکہ جدوجہد میں شامل کیا تھا۔ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم سے قبل قادیانیوں کے آبائی مرکز قادیان جس میں انہیں مکمل اجارہ داری حاصل تھی' وہاں سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ نے کانفرنس کر کے عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کی دھاک بٹھا دی تھی۔ تقسیم کے بعد قادیانی جماعت نے دریائے چناب کے کنارے ربوہ کے نام سے اپنا مرکز قائم کیا۔ سرکاری کاغذات میں جس کا نام چک ڈھگیاں تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ مطالبہ پر اس شہر کا نام تبدیل کر کے حال ہی میں "چناب نگر" رکھا گیا ہے۔ قادیانی ہر سال دسمبر کے آخری عشرہ میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا کرتے تھے۔ ان کے مقابل مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ کے پبلک پارک میں انہی دنوں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کرتی تھی۔ اس موقع پر اتحاد بین المسلمین کے ایمان پرور مظاہرے دیکھنے میں آتے تھے۔ قادیان کی طرح ربوہ اب چناب نگر قادیانیوں کی اپنی اسٹیٹ تھی قادیانی جماعت ہی سیاہ سفید کی مالک تھی۔ یہاں قانون نام کی کوئی شے نہ تھی' راج اور سکہ دونوں قادیانی جماعت کا چلتا تھا۔ کسی غیر قادیانی کے داخلہ کا تصور بھی نہ تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سال ہا سال کی محنتوں' جماعت کے رہنماؤں کی پیہم جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ چنانچہ اسی تاریخی فیصلہ کے نتیجہ میں ہی قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر کھلا شہر قرار پایا تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے دریائے چناب کے کنارے مسلم کالونی کے لئے ۹ کینال کے رقبہ میں عظیم الشان مسجد و مدرسہ ختم نبوت قائم کیا۔ اس کے علاوہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر کے پلیٹ فارم سے منسلک اس جگہ جامع مسجد محمدیہ تعمیر کی گئی۔ جہاں قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبأ کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا' جس کے نتیجہ میں تحریک چلی اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت دینے د..نے کا تاریخ ساز فیصلہ ہوا تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں تمام جماعتوں پر مشتمل "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" قائم کی گئی۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نفاذ عمل میں آیا۔ جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا تھا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے راہ فرار اختیار کی اور برطانیہ میں آخر پناہ گزین ہو گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کے سربراہ کے عزائم کو بھانپتے ہوئے تعاقب کا فیصلہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں لندن میں ۲۶/ اپریل ۱۹۸۷ء مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا مرکز قائم کیا۔ اس طرح بین الاقوامی سطح پر باقاعدہ قادیانی گروہ کی سرگرمیوں کا احتساب شروع ہوا۔ امریکہ' کینیڈا' اسکنڈے نیویا' مغربی جرمنی' عرب امارات' ماریشس' بنگلہ دیش' انڈونیشیا اور بھارت میں متعدد بار ختم نبوت کانفرنس مجلس کے زیر اہتمام منعقد ہوئیں۔ گویا دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جہاں کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ نہ کیا گیا ہو۔ چند برس پہلے سابقہ سویت یونین کی ریاست میں تحریف شدہ قرآن مجید

کے نسخے تقسیم کیے گئے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد اور نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے حکم پر اشاعت قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ مجلس نے مختلف وفود بھیج کر قرآن مجید کے لاکھوں نسخے مفت تقسیم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جنوبی افریقہ کی عدالت میں جب قادیانی کیس زیر سماعت تھا حکومت پاکستان' رابطہ عالم اسلامی کے وفود کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے کیس کی تیاری' قادیانی کتب و حوالہ جات کی فراہمی اور مقامی مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے کلیدی کردار ادا کیا۔ مغربی افریقہ مالی میں ہزاروں مسلمانوں کو دھوکہ دہی سے قادیانی مذہب میں جھونک دیا گیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک وفد وہاں بھیجا۔ جن کی کوششوں سے ہزاروں مسلمان دوبارہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بین الاقوامی سطح پر قادیانی مذہب کے ناپاک عقائد و مذموم عزائم سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔ لندن دفتر سے مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کر کے ان تمام ممالک میں پہنچایا جاتا ہے۔ جہاں اس کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی جماعت ہے' جو تردید مرزائیت کی تحریک میں اپنے اسلاف کی روایات کی امین ہے۔ جنہوں نے ماضی میں احتساب قادیانیت کے ضمن میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں تھیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما' مبلغین انہی اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آج بھی مصروف عمل ہیں۔ جماعت کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ گروہی اختلافات اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر ہو کر اسلام کی سربلندی' عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اتحاد بین المسلمین کے لئے تمام مکاتب و مسالک کے علمأ اور رہنماؤں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ میں مشائخ' علمأ دینی مذہبی شخصیات پر مشتمل مرکزی مجلس شوریٰ کی تعداد ۳۹ ہے۔ جماعت کے درجن سے زیادہ مدارس مختلف شہروں میں قائم ہیں۔ جن کے اخراجات و مصارف جماعت برداشت کرتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ۵۰ مبلغین اندرون و بیرون ملک خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جماعت کے دو رسالے ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان صحافی محاذ پر قادیانیت کے خلاف قلمی جراحت کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان میں مختلف شہروں میں بالخصوص ملتان' چناب نگر میں پندرہ روزہ رد قادیانیت کورس کا اہتمام کرتی ہے۔ (امسال "رد قادیانیت و عیسائیت کورس" ۱۴/ نومبر تا ۷/ دسمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۵ تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۰ھ منعقد ہو رہا ہے)۔ قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر چناب نگر میں ۱۹۸۲ء سے باقاعدہ ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ ۷/ ۸ اکتوبر بروز جمعرات' جمعہ کو امسال بھی اٹھارہویں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی جس میں پورے ملک سے آئے مسلمانوں کا جوش و خروش دیدنی ہوتا تھا۔ ☆......☆

جناب ارشد خرم صاحب کو صدمہ

ممتاز خطاط اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کے آرٹ ڈیزائنر محمد ارشد خرم کی والدہ محترمہ اتوار ۳/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو بقضائے الٰہی اس دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئیں۔ ﴿اناللہ وانا الیہ راجعون﴾ مرحومہ بہت نیک سیرت تھیں۔

نماز جنازہ مولانا ہدایت اللہ فاروقی نے پڑھائی جنازہ میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر کے جناب ریاض الحق' جمال عبدالناصر شاہد' رانا عبدالستار' محمد رمضان نے شرکت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ورثا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا خواجہ خان محمد' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا' مفتی جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا نعیم امجد سلیمی' مولانا نذیر احمد تونسوی' رانا محمد انور' عبداللطیف طاہر' سید اطہر عظیم' سید کمال' وسیم غزالی' محمد فیصل عرفان' تنویر احمد نے جناب ارشد خرم صاحب سے تعزیت کی' قارئین سے بھی دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

قادیانی نبوت کی جھلکیاں!

قاد زا قادیان کی تعریف میں آسمان وزمین کے بے ملاتے ہیں' پوری دنیا میں اس کا تعارف خدا کے برگزیدہ بندے اور نبی سے کراتے ہیں' اسے کردار کا آفتاب اور گفتار کا ماہتاب کہتے ہیں۔ لیکن ہم جھوٹ کے اس پہاڑ کو سچائی کی ٹھوکر سے اڑاتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ بد خصلت اس زمین پر جنم لینے والوں میں سب سے بدترین انسان تھا جس کے رگ و ریشہ میں شیطان کی حکمرانی تھی' جس کا دماغ ابلیسی سازشوں کا ہیڈ کوارٹر تھا جس کا دل کفر و ارتداد کا اندھا کنواں تھا' جس کی زبان گالیوں اور گستاخیوں کی مشین گن تھی' یہ شخص شراب و افیون کا رسیا تھا' زنا جیسے فعل بد کا عادی تھا' بے غیرت اور بے حیا تھا اسلام اور ملت اسلامیہ کا غدار اور انگریز کا پالتو تھا۔ اس کی زبان پلید نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کیا' ہم اس کی زندگی کے چند پہلو مختصر طور پر آپ کے سامنے رکھتے ہیں اور قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ تمہاری ہی کتابوں کے حوالہ جات ہیں اگر ہمت ہے تو جواب دیں؟

مرزا قادیانی کا جھوٹ:

جھوٹ ایک ایسی گندگی ہے جسے کسی بھی معاشرہ میں اچھا نہیں سمجھا جاتا لیکن مرزا قادیانی کے رگ رگ میں جھوٹ رچا بسا تھا' یہ شخص پوری زندگی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتا رہا' ہزاروں صفحات جھوٹ سے سیاہ کر دیئے' ہم بطور نمونہ اس کے جھوٹ کی فیکٹری سے تین جھوٹ پیش کرتے ہیں:

جھوٹ اول:

مرزا لکھتا ہے کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک وہی یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔" (روحانی خزائن ص ۴۶۵' ج ۲۳)

مرزا کا یہ جھوٹ اتنا بڑا ہے کہ مزید حوالوں کی ضرورت نہیں۔ مسلمان

مولانا محمد خالد صاحب گیاوی (یوپی)

جانتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا انتقال آپ کی پیدائش سے پہلے ہی ہو چکا تھا لیکن یہ کذاب کہتا ہے کہ بعد میں ہوا ہے۔

جھوٹ دوم:

مرزا نے پیشگوئی کی کہ:

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔"

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ۵۹۱)

لیکن مرزا قادیانی ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر برانڈرتھ روڈ لاہور میں ذلت کی موت مرا اور اس کی بدبودار لاش مالگاڑی پر لاد کر قادیان لائی گئی۔ سوچئے کہاں مکہ' مدینہ اور کہاں لاہور اور قادیان کی گندی نالی۔

جھوٹ سوم:

مرزا نے لکھا ہے کہ:

"تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج ہے مکہ' مدینہ اور قادیان۔" (ازالہ اوہام در روحانی خزائن ص ۱۴۰ ج ۳' مصنفہ مرزا قادیانی)

قرآن شریف کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ قادیان نام کے کسی شہر کا ذکر قرآن میں نہیں ہے' لیکن بے شرم مرزا قادیانی ڈھٹائی سے کہہ رہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن میں ہے کسی نے ٹھیک کہا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

مرزا قادیانی کی بد زبانی:

جھوٹ کے بعد مرزا قادیانی کی بد زبانی اور شریفانہ جملہ بھی ملاحظہ کیجئے۔ مرزا قادیانی اپنے مخالفین یعنی مسلمانوں کے بارے میں کہتا ہے:

"ہمارے مخالف بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (روحانی خزائن ص ۵۳/ ج ۱۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

یہاں مرزا قادیانی تمام مسلمانوں کو سور اور ان کی عورتوں کو کتیا کہہ رہا ہے۔ دوسری جگہ ہندوؤں کے دیوتا کے بارے میں لکھتا ہے:

"آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگل نیچے ہے' سمجھنے والے سمجھیں۔" (روحانی خزائن ص ۱۲۷/ ج ۱۴ مرزا قادیانی)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی غلطیاں ہوئیں' کئی الہام سمجھ میں نہ آئے۔" نعوذ باللہ (ازالہ اوہام' خزائن ص ۴۷۳ / ج ۳' مرزا قادیانی)

دوسری جگہ اپنے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"اس سے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے صرف چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور مجھ سے چاند' سورج دونوں کا کیا اب بھی تو انکار کرے گا۔" (اعجاز احمدی روحانی خزائن ص ۱۸۳/ ۱۹ مرزا قادیانی)

قرآن کی توہین:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

"قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۶/ حاشیہ خزائن ص ۱۱۵/ ۳)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

"کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۶/ حاشیہ خزائن ص ۱۱۵/ ۳)

یعنی قرآن میں گالیاں بھری ہیں' نعوذ باللہ اور اس سے چند سطر قبل لکھتا ہے کہ:

"قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے' ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۲۶ حاشیہ مصنفہ مرزا قادیانی)

حدیث کی توہین:

مرزا قادیانی ان احادیث کے بارے میں جو اس کے عقیدے کے خلاف ہیں۔ لکھتا ہے کہ:

"دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (روحانی خزائن ص ۱۴۰/ ج ۱۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کسی حدیث کو مان لیں۔" (اعجاز احمدی روحانی خزائن ص ۱۲۸/ ج ۱۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

حج کی توہین:

مرزا کہتا ہے کہ:

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے جاتے ہیں مگر یہاں (قادیان) میں ثواب زیادہ ہے۔" (روحانی خزائن ص ۳۵۲ مرزا قادیانی)

یہ ہے مرزا قادیانی کی بکواس اور اس کی گستاخیاں کہ اگر اسے راجپال جیسا دشمن اسلام بھی سن لے تو اس کے ماتھے پہ پسینہ آجائے' اگر ملعون سلمان رشدی کو معلوم ہو تو مارے شرم کے گردن جھکالے اور شیطان نے تو مرزا کو اپنا امام تسلیم ہی کر لیا ہے۔

شیطان اس کو دیکھ کر کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے

ان روح فرسا عقائد کو سن کر ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ غور کرے کہ فتنہ قادیانیت کا سر کچلنے کے لئے ان کی ایمانی غیرت کا کیا تقاضا ہے اور پھر قیامت کے دن شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کونسا منہ لے کر جائیں گے؟

قادیانی گروہ جھوٹ بولنے جھوٹ بنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اپنے ان کفریہ عقائد کو چرب زبانی سے دجل و فریب کا ایسا خوشنما لباس پہناتے ہیں کہ سادہ لوح مسلمان ان کی چرب زبانی کا شکار ہوتا ہے..... انگریزی تعلیم یافتہ لوگ جو دین سے ناواقف ہیں ان قادیانیوں کو تو مسلمانوں کا ایک فرقہ ہی سمجھتے ہیں اور اس قسم کی بحث کو فضول جانتے ہیں۔ مگر قادیانی کتنے ہی اپنی میٹھی زبان سے کسی کو دھوکہ دے لیں کسی کے سامنے اپنے غلیظ عقائد پر سونے کا ورق چڑھا کر پیش کر لیں کسی سادہ لوح کے دل میں مسلمان بن کر اتر جائیں..... لیکن ان کی کتابوں میں لکھا ہوا کفر و ارتداد انہیں دہائی دے رہا ہے۔

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریاکاری
محفوظ ہیں تحریریں مرقوم ہیں تقریریں

مسلمانو! زندگی کا بھروسہ نہیں' معلوم نہیں کب یہ سفینہ حیات موت کے گہرے پانی میں غرق ہو جائے کون جانتا ہے کہ کب عزرائیل کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن ہستی اجڑ جائے۔

اے فرزندان توحید! اگر قبر کی تاریک کوٹھری میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان چاہتے ہیں۔ اگر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے جام کوثر پینا چاہتے ہیں تو اٹھیں..... عقیدہ ختم نبوت کے کام کو سنبھالیں' فتنہ قادیانیت سے خود بچیں اور مسلمانوں کو بچائیں۔

منافقت کے کردار

جناب محمد طاہر رزاق

مسلمانو! آج ہم میں سے ہر کوئی یہ اعلان کرتا ہے کہ:

جناب رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی جان سے پیارے ہیں......

جناب خاتم النبیین مجھے اپنی اولاد سے پیارے ہیں......

جناب سید المرسلین ﷺ مجھے اپنے ماں باپ سے پیارے ہیں......

جناب رحمۃ للعالمین ﷺ مجھے اپنے مال سے پیارے ہیں......

جناب امام النبیین ﷺ کی عزت و ناموس پر میرا سب کچھ قربان......

لیکن عاشقان رسول ﷺ کے اس معاشرے میں قادیانی بڑے امن و سکون سے رہ رہے ہیں......

قادیانی کون ہیں؟

اللہ کی زمین پر نبی اکرم ﷺ کے سب سے بڑے گستاخ......

سب سے بڑے شاتم......

سب سے زیادہ ایذا پہنچانے والے......

آپ ﷺ کے تاج و تخت ختم نبوت کے ڈاکو......

مسلمانو! ایک سوال کا جواب دینا؟

جس شخص کا نبی اکرم ﷺ سے محبت و غیرت کا تعلق ہوگا:

☆...... کیا وہ کسی قادیانی کا دوست ہو سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ کسی قادیانی کی دعوت میں شریک ہو سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ کسی قادیانی کو اپنے ہاں دعوت پر مدعو کر سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ کسی قادیانی کو دوست بنا سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ کسی قادیانی کے گھر میں بچوں کو ٹیوشن پڑھا سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ کسی قادیانی سے کاروبار کر سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ کسی قادیانی کا عدالت میں مقدمہ لڑ سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ کسی قادیانی کی ملازمت کر سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ مسلمانوں کی کسی کمیٹی یا انجمن میں قادیانی کو شامل کر سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ شیزان اور دیگر قادیانی مصنوعات خرید سکتا ہے؟

☆...... کیا وہ شیزان اور دیگر قادیانی مصنوعات بیچ سکتا ہے؟

اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو؟

وہ اپنی محبت کے تمام دعوؤں کی اپنے عمل سے نفی کر رہا ہے......

اپنی زبان سے نفی کر رہا ہے......

اپنے کردار اور افعال سے نفی کر رہا ہے......

تو ایسا شخص...... مسلمان ہے یا منافق؟

وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وفا کر رہا ہے یا جفا کر رہا ہے؟

وہ محبت اسلام یا غدار اسلام؟

مرنے کے بعد اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جانا چاہئے یا قادیانیوں کے قبرستان میں......؟

آخرت میں اس کا انجام مسلمانوں کے ساتھ ہوگا یا قادیانیوں کے ساتھ؟

حشر کے میدان میں وہ شافع محشر ﷺ کے جھنڈے تلے ہوگا یا مرزا قادیانی کے منحوس ہیولے تلے؟

مسلمانوں ذرا سوچئے...... گستاخ رسول کا دوست...... گستاخ رسول کا رفیق......

رسول اللہ ﷺ کو کتنی تکلیف پہنچاتا ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا ہے وہ اللہ کی آتش انتقام کو بھڑکا دیتا ہے......

خدارا! اس فعل خبیث سے خود بچئے...... اپنے احباب کو بچائیے...... اپنے عزیز و اقارب کو بچائیے...... ورنہ

دیکھنا یہ جس کا عالم رہا تو ایک دن
اک بگولا آئے گا سب کچھ اڑا لے جائے گا

☆☆...... ☆☆

سندھ قادیانیت کی زد میں

ربوہ کے بعد میرپور خاص

جناب شکیل احمد مجاہد

سندھ زرعی، صنعتی اور کاروباری اعتبار سے چاروں صوبوں میں اہم صوبہ ہے، جس کا اہم ڈویژن میرپور خاص، تھرپارکر، عمرکوٹ، سانگھڑ اور میرپور خاص پر مشتمل ہے اور ان اضلاع میں ایشیا کی تین بڑی مرچ منڈیاں کنری، جھڈو اور نوکوٹ واقع ہیں۔ مذکورہ اضلاع میں مرچ، کپاس، گنے اور دیگر فصلوں کی ریکارڈز فصلیں کاشت کی جاتی ہیں میرپور خاص سانگھڑ عمرکوٹ اور تھرپارکر اضلاع کے تمام شہری اور دیہی علاقوں میں قادیانیوں نے اپنی گرفت مضبوط کر رکھی ہے۔ قادیانی، تعلیم، زراعت و معیشت اور کاروبار پر بلاواسطہ اور بالواسطہ قابض ہیں چاروں اضلاع میں قادیانیوں کی منظم تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ ملک کے خلاف تخریبی سرگرمیاں بھی بڑی تیزی سے جاری ہیں، دیہات میں جگہ جگہ چھوٹی بڑی ایک سے زائد ریاستیں قائم ہیں میرپور خاص، عمرکوٹ اور تھرپارکر کے اضلاع کنری، مٹھی، نگر پارکر، کلوئی، نفیس نگر، نالی، فضل، بھمبھرو، جھڈو، ٹبی سر، چھاچھرو، نوکوٹ اور گردونواح کے کئی دیہات قادیانیوں کی سرگرمیوں کے مراکز بن چکے ہیں۔ قادیانی جماعت میں ہر شعبہ کی تنظیمیں بنائی گئی ہیں، جن میں مجلس خدام الاحمدیہ، انجمن اطفال احمدیہ اور داعی الا اللہ شامل ہیں۔ قادیانی جماعت کے کارندے غریب مسلمانوں اور ہندوؤں کو مالی امداد اور بہتر مستقبل کی ضمانت کے علاوہ خوبصورت لڑکیوں سے شادی کا جھانسہ دے کر انہیں مرتد ہونے پر مجبور کرتے ہیں۔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا کام مذکورہ علاقوں کے مسلمانوں کی تبلیغی اور دیگر سرگرمیوں کی اطلاع جمع کر کے ربوہ اور لندن پہنچانا ہے مذکورہ تنظیم میں سرکاری قادیانی ملازمین اور شہروں میں محنت مزدوری کرنے والے شامل ہوتے ہیں۔ تعلقہ ڈگری کے اسکول اور درسگاہوں میں قادیانی اساتذہ مسلمان بچوں کو قادیانیت کا کھلا درس دے رہے ہیں، اور علاقے میں مسلمانوں کی تمام سرگرمیوں پر گہری نظر رکھتے ہیں نوکوٹ مندرو اسکول میں شاہنواز قادیانی، نفیس نگر پرائمری اسکول میں نصیر قادیانی اور غلام رسول قادیانی اور نفیس نگر گرلز پرائمری اسکول میں رفعت قادیانی، فضل بھمبھرو پرائمری اسکول میں اسمٰعیل قادیانی، نصرت آباد اسکول میں نسیم قادیانی اور اس کی بیوی نجمہ قادیانی غازی خان اسکول میں ستار قادیانی اور شریف قادیانی نوکوٹ کے دیگر اسکولوں میں چپڑاسی، مصطفیٰ، رحیم قادیانی، فضل بھمبھرو اسکول کا چپڑاسی غلام محمد قادیانی اور نوکوٹ پولیس تھانہ کا ہیڈ کانسٹیبل افضل قادیانی ہے جو ہر ماہ مسلمانوں کی دینی سرگرمیوں کی تحریری رپورٹ چناب نگر ربوہ بھیجتے ہیں، ذرائع کے مطابق مذکورہ افراد حالیہ دنوں میں پاک بھارت سرحدی کشیدگی کے سلسلے میں تھرپارکر کے حساس علاقوں میں پاک فوج کی تمام نقل و حرکت اور سرگرمیوں کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹیں اپنے لندن اور چناب نگر (ربوہ) میں بیٹھے آقاؤں کے ذریعے بھارت کو ارسال کر رہے ہیں جبکہ داعی الا اللہ عمرکوٹ کے سربراہ خالد بصرہ قادیانی انجمن اطفال احمدیہ کا سربراہ ماسٹر مبارک قادیانی، قادیانی جماعت کے امیر چوہدری محمود ماسٹر منصور

> **قادیانیوں نے اپنی ریاستوں میں متوازی عدالتیں بھی قائم کر رکھی ہیں**
>
> **تمام قادیانیوں کے مسائل انہی متوازی عدالتوں کے جج حل کرتے ہیں**

جاوید' تنویر' ماسٹر غلام احمد اور غلام محمد چاروں اضلاع کے شہروں' دیہات' گوٹھوں اور قصبوں میں قادیانیت کی منظم تبلیغ کرتے ہیں' مذکورہ علاقوں میں ہزاروں ایکڑ اراضی پر غریب مسلمانوں اور ہندو مذہب کے لوگوں کو زمینوں پر ہاری رکھ کر انہیں بھی قادیانی بنادیتے ہیں' نصرت آباد میں سوئی سدرن گیس کمپنی کے بلوچستان اور سندھ کے انچارج غلام مصطفیٰ قادیانی کی ۸ سو ایکڑ اراضی ہے جو اس نے

قادیانی لوگوں کو مالی امداد بہتر مستقبل
اور خوبصورت لڑکیوں سے شادی کا
جھانسہ دے کر مرتد بناتے ہیں

اپنے خاندان کے نام پر تقسیم کر رکھی ہے۔ غلام مصطفیٰ قادیانی کی تمام زمینیں تنویر قادیانی اور خلیل قادیانی سنبھالتے ہیں اور زمینوں پر ہر سال نئے آنے والے ہاریوں کو مختلف لالچ دے کر انہیں قادیانی جماعت میں شامل ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے جبکہ تمام ریاستوں میں مربی مقرر کئے ہوئے ہیں جو مسلمانوں کے معصوم بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں ریاستوں میں آنے والے تمام مربی ربوہ سے تعلیم وتربیت حاصل کرتے ہیں اور ہر ریاست میں تین سال کا عرصہ گزارنے کے بعد ان کا تبادلہ کر دیا جاتا ہے جبکہ قادیانی جماعت کے امیروں کی تصدیق کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ قادیانیوں نے اپنی ریاستوں میں متوازی عدالتیں بھی قائم کر رکھی ہیں تمام قادیانیوں کے مسائل متوازی عدالتوں کے جج حل کرتے ہیں مٹھی شہر میں قائم قادیانیوں کے جدید ترین ہسپتال "المہدی ہسپتال" کا سربراہ غلام محمد قادیانی تھرپارکر میں بہت سرگرم ہے المہدی ہسپتال میں غریب باشندوں کو علاج کی آڑ میں قادیانی بنایا جارہا ہے۔ غلام محمد قادیانی نگرپارکر کے کولہی برادری کے لوگوں کی مفلسی اور مفلوک الحال کا فائدہ اٹھا کر انہیں قادیانی جماعت اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے اور نگرپارکر کے ۳۰۰ سے زائد کولہی برادری کے افراد کو مرتد کر چکا ہے نفیس نگر میں گزشتہ سالوں سے جاری قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر ایک سو سے زائد مسلمان اور ہندو مرتد ہو گئے ہیں' جن میں ہر سنگھ' کرشن' نیالوں' ٹھاؤں' نگرداری' سوجی اور ڈیارام شامل ہیں مذکورہ افراد کو قادیانی بنانے کے بعد نئے نام مختیار' فرید' نصیر' طاہر' فاروق' سلیم اور خلیل رکھے گئے ہیں نفیس نگر کے قریب جلال قادیانی کی زمین پر اوطاق میں ہر جمعہ کے روز مرزا طاہر قادیانی کا خطاب سنایا جاتا ہے خطاب سنانے کے لئے جلال قادیانی اطراف کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو مرزا طاہر قادیانی کا خطاب ڈش انٹینا پر دیکھنے کی دعوت دیتا ہے اور مسلمان اور ہندو افراد کے ہمراہ خوبصورت لڑکیوں کو اٹھا کر انہیں قادیانیت کے مذہب کے جانب راغب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جبکہ جلال قادیانی اپنے مکان کے قریب ۲۰ سال سے آباد شوکت علی اور اس کے خاندان کو قادیانی بنانے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے شوکت اور اس کے خاندان کے بار بار انکار کرنے پر جلال قادیانی اور اس کا بیٹا جمیل قادیانی انہیں دھمکیاں دے رہے ہیں کہ تمہیں یہاں رہنا ہے تو قادیانی بن کر رہنا ہو گا ٹالی میں جاوید قادیانی نے نیلہ کولہی کو کپڑے اور جوتے کی دکان کھلوا کر دی ہے اور اسے اپنی لڑکی سے شادی کا لالچ دے کر قادیانی بنانے کی کوشش کر رہا ہے ٹالی میں حامد قادیانی نے کانجھی کولہی کی مالی امداد کر کے اسے قادیانی بنادیا ہے' جس کا نیا نام کاشف قادیانی رکھا ہے' جاوید قادیانی' حامد قادیانی' شکور قادیانی اور پرویز قادیانی نے بارہ واٹر کے رہائشی احمد علی کرگیز' تاج محمد بھٹوی اور عزیز بھٹوی کو مرتد کر دیا ہے۔ نور نگر پرائمری اسکول میں ٹیچر وسیم قادیانی جماعت ضلع عمر کوٹ کا سیکریٹری مال ہے جو قادیانیوں کی آمدنی کا ۱۰ فیصد چندہ جمع کر کے ربوہ بھجواتا ہے محمد آباد

ڈش اینٹینا پر ٹی وی کی نشریات
جام کر کے قادیانیت کی تبلیغ
کا اہتمام بھی کیا گیا ہے

اسٹیٹ میں کریانہ اسٹور کا مالک بابا بشیر قادیانی سودا سلف خریدنے آنے والے مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ محمد آباد گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول کی ہیڈ مسٹریس خالدہ بھنڈ قادیانی اور شمیم اختر قادیانی نے مسلمان بچیوں کو قادیانیت کے درس کے علاوہ پڑھنے کے لئے لٹریچر بھی دیتی ہے جبکہ گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول میں خالدہ بھنڈ اس کا قادیانی شوہر حنیف کرگیز اور شاہد قادیانی مسلمانوں کے بچوں کو

قادیانیت کی طرف راغب کررہے ہیں۔ تالی شہر کے مکینوں نے محمد آباد سے گورنمنٹ بوائز اور گرلز اسکلوں کو تالی کیمونٹی سینٹر میں منتقل کرنے کی بیشتر کوششیں کیں مگر خالدہ بھٹہ اور بااثر قادیانی افراد نے اعلیٰ حکام سے محکمہ عمر کوٹ پر شدید دباؤ ڈال کر محمد آباد سے تالی منتقل کرنے سے روک دیا۔ کنری' نوکوٹ' جھڈو' فضل بھمبھرو' نفیس نگر اور عمرکوٹ میں قادیانیوں نے تمام دکانوں اور گھروں کا کرایہ ربوہ کو چندہ کے طور پر وقف کر رکھا ہے۔ صدر ضیاء الحق مرحوم نے ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈی نینس کے ذریعے قادیانیوں پر پابندیاں عائد کردی تھیں۔ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کی مساجد کی طرز پر تعمیر' کلمہ طیبہ کا استعمال اور تبلیغ نہیں کرسکتے لیکن قادیانی اس قانون کو عملاً مذاق بناکر آرڈی نینس کی کھلی خلاف ورزی کررہے ہیں۔ تالی میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کررکھی ہے اس کے اونچے مینار اور محراب بھی ہیں جبکہ جلی حروف میں کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا ہے جبکہ تالی کے قریب گاؤں شیرپور گوٹھ رسول نقش ۱۵ واٹر اور تیرہ وائر کی تمام عبادت گاہوں میں لاؤڈ اسپیکروں پر اذانیں بھی دیتے ہیں قرآن شریف کا قادیانی نقطہ نظر سے ترجمہ کرواکر مسلمانوں کو مختلف مساجد میں رکھوادیا گیا ہے تاکہ مسلمان اس کا مطالعہ کرکے قادیانیت سے قریب ہوجائیں مسلمانوں سے قادیانی مذہب کی حقیقت پوشیدہ رکھ کر ان سے فارم پر کروائے جارہے ہیں جس کی وجہ سے عام مسلمانو نفسیاتی طور پر قادیانیوں کو حق پر سمجھنے لگتا ہے تالی کے کالونی کریم نگر میں دیواروں پر قادیانیت کی حمایت میں چاکنگ کی گئی تھی جو حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے دھندلی ہوگئی' چوہدری جاوید قادیانی نے اپنے گھر پر ڈش انٹینا اور مخصوص آلہ نصب کیا ہوا ہے جس کے باعث پورے علاقے میں پی ٹی وی کی نشریات جام ہوجاتی ہیں اور مسلمان اپنے ٹی وی سیٹ پر قادیانیت کی تبلیغ دیکھنے پر مجبور ہوجاتے ہیں' جب اسے کسی قسم کی کارروائی کا اندیشہ ہوتا ہے تو مذکورہ آلہ ہٹالیتا ہے' چوہدری جاوید قادیانی نے تالی کے قریب ۱۳۰ ایکڑ سرکاری آم کا باغ ۱۴سو روپے فی ایکڑ کے حساب سے لیز پر حاصل کیا ہوا ہے جبکہ باغ کا پانی اپنی ذاتی زمین میں استعمال کرتا ہے اور باغ میں مزدوری کرنے والے مسلمانوں اور ہندوؤں کو قادیانی بنارہا ہے جبکہ مذکورہ باغ کو ایک مسلمان نے دو ہزار روپے ایکڑ پر لینے کی کوشش کی تو جاوید قادیانی نے عدالت سے حکم امتناعی حاصل کرلیا تالی اور گردو نواح کے علاقوں میں ماسٹر مبارک قادیانی' جاوید قادیانی اور ڈاکٹر مرزا کی لڑکیاں مسلمانوں کے گھروں میں جاکر خواتین کو قادیانیت کی تبلیغ کرتی ہیں ایک مسلمان نوجوان مصطفیٰ آرائیں نے بتایا کہ چوہدری جاوید کا لڑکا سہیل قادیانی اسے مسلسل قادیانی ہونے پر مجبور کررہا ہے ایک اور نوجوان محمد گل نے بتایا کہ باوہ

دفعہ 288"پ" کے تحت قادیانی جماعت یالاہوری جماعت کا کوئی شخص (جو خود کو قادیانی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتا ہے) بلاواسطہ یابالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہو یا اپنے عقیدہ کا بطور اسلام کے حوالہ دیتا ہو یا موسوم کرتا ہو دیگران کو اپنا عقیدہ قبول کرنے کی دعوت دیتا ہو ان الفاظ سے جو چاہے زبانی ہوں یا تحریری یا ظاہری حرکات سے یا کسی طریقے سے خواہ کچھ بھی ہو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے اسے دونوں اقسام میں کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ سزائے جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 298"ب"-1- قادیانی یالاہوری جماعت کا کوئی فرد (جو کہ خود کو احمدی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتے ہیں) جو زبانی یا تحریری الفاظ سے ظاہری بیان سے۔

"الف" کسی شخص کا علاوہ خلیفہ یا پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب کے بطور امیرالمؤمنین' خلیفۃ المسلمین' صحابیؓ کے حوالے دے یا خطاب کرے۔

"ب" کسی شخص کا علاوہ زوجہ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بطور ام المؤمنین کے حوالے دے یا خطاب کرے۔

"پ" کسی شخص کا علاوہ پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے رکن کنبہ کے بطور اہل بیت کے حوالے دے یا خطاب کرے۔

"ت" اپنی عبادت گاہ کا بطور مسجد کے حوالہ نام لے یا پکارے تو اسے دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی سزائے قید دی جائے گی۔ جو تین سال تک ہوسکتی ہے۔

قادیانی یالاہوری جماعت کا کوئی شخص (جو خود کو قادیانی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرسکتے ہیں) جو زبانی یا تحریری الفاظ سے یا ظاہری حرکات سے اپنے عقیدہ میں پیروی کردہ عبادت کے لئے بلانے کے لئے کسی طریقہ یا شکل کو بطور اذان کے حوالے دے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے جس کی مدت تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

لطیف کا لڑکا عطا اظہر اسے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے اور قادیانی مبلغین دیہاتوں میں مسلمانوں کو قادیانیت کی دعوت دینے کے لئے جاتے ہیں ان میں قدیر احمد قادیانی مبلغ بہت سرگرم ہے تھرپارکر میں تھر موبائل ڈسپنسری کے نام سے ایک گاڑی کو اکثر دیہاتوں میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے اس گاڑی کا تعلق مٹھی المھدی ہسپتال سے ہے مذکورہ گاڑی علاج کی آڑ میں قادیانیوں کا لٹریچر تقسیم کرتی ہے اور تبلیغ کے ذریعے قادیانی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے قادیانیوں نے اپنے گھروں اور دکانوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کر رکھا ہے' نالھی میں حامد قادیانی کے میڈیکل اسٹور پر کلمہ طیبہ آویزاں ہے نالھی کے قریب محمد آباد اسٹیٹ میں چناب نگر (ربوہ) کے بعد قادیانیوں کا سب سے بڑا سالانہ اجتماع ہوتا ہے محمد آباد اسٹیٹ کی دیواروں پر قرآن شریف کی آیات لکھی ہوئی ہیں جبکہ ایک دیوار پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ تحریر ہے اور قادیانی نقطہ نظر سے ترجمہ لکھا ہوا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا' قادیانیوں کی تمام ریاستوں میں مہمان خانے تعمیر کئے گئے ہیں جہاں ربوہ سے قادیانیوں کے مبلغین آکر ٹھہرتے ہیں' محمد آباد بوائز پرائمری اسکول میں شاہد کھتانہ ٹیچر قادیانی ہے جو اپنی ڈیوٹی دینے کے بجائے حیدرآباد میں رہتا ہے جبکہ فیصل آباد ٹیکسٹائل کالج میں بھی داخلہ لیا ہوا ہے اور طاہر احمد قادیانی بھی اسکول ٹیچر ہے اور نگریا ٹیکسٹائل مل کراچی میں شفٹ انچارج مقرر ہے' قادیانیوں نے علاقوں میں مختلف پرائیویٹ اسکولوں کو بھی اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کردیا ہے خوبرو قادیانی لڑکیاں ان اسکولوں میں ٹیچر بن کر قادیانی مقاصد کے لئے خدمات انجام دیتی ہیں' نوکوٹ میں مکرانی محلے میں غلام احمد قادیانی کے گھر پر جمعہ کے روز ڈش انٹینا پر مرزا طاہر قادیانی کا خطاب سنایا جاتا ہے اور غلام احمد قادیانی کے بیٹے رب نواز مصطفیٰ محلے کے مسلمان اور ہندو افراد کو مرزا طاہر قادیانی کا خطاب سننے کی دعوت دیتے ہیں بعد ازاں غلام احمد قادیانی کی امامت میں نماز جمعہ بھی ادا کی جاتی ہے۔ نفیس نگر میں بے نظیر بھٹو کے سابق دور میں سوشل ایکشن پروگرام کے تحت میرپور خاص کی تقسیم کے تحت شہری آبادی کے لئے ۲ لاکھ ۸۴ ہزار روپے کی ۵۰ لائنوں کی پانی کی اسکیم اور ہیڈ ٹینک منظور ہوا تھا نفیس نگر کے متصل گوٹھ میں چوہدری انیس قادیانی نے اپنا اثر رسوخ استعمال کرکے ۵۰ لائنوں کا اوور ہیڈ ٹینک اپنے بنگلے میں تعمیر کروالیا ہے' نفیس نگر کے مکینوں کے احتجاج کے باوجود انتظامیہ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

مرزا طاہر قادیانی کی ایک تقریر کے مطابق جو الفضل لاہور میں شائع ہوئی ہے اس وقت دنیا بھر میں میرپور خاص' مٹھی اور عمر کوٹ اضلاع کے لئے خصوصی چندہ کیا جاتا ہے اب جبکہ سرحدوں کی صورتحال بھی کشیدہ ہے پاکستان دشمن ٹولے کی سرگرمیوں کا نوٹس لینا پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے کیونکہ گزشتہ جنگوں کے موقعوں پر بھی قادیانیوں کا کردار انتہائی مشکوک رہا ہے۔

●●

حضرت مولانا رشید احمد
گنگوہی معنوی کمالات

ظاہر پرستوں کے نزدیک "کرامات" کسی کے ولی کامل اور مقرب بارگاہ الٰہی ہونے کی علامات ہیں' حالانکہ سب سے بڑی کرامت اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور استقامت علی الدین ہے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کسر نفسی اور میانہ روی میں اتباع سنت پر استقامت میں درجہ کمال رکھتے تھے' کسی خوبی

مرسلہ: طاہر من کامل (ڈی آئی خان)

کو اپنی طرف منسوب نہ فرماتے۔ ایک دفعہ مولوی اسمٰعیل گنگوہیؒ نے آپؒ کی تعریف میں قصیدہ لکھ کر سنایا تو آپؒ نے خاک اٹھا کر ان پر ڈال دی اور فرمایا کہ "منہ پر تعریف" کرنے والوں کے لئے یہی حکم ہے۔

ایک دفعہ عشاً کی نماز کے بعد استراحت فرمارہے تھے کہ ایک خادم نے پوچھا: حضرت سرحد پر ہونے والی جنگ کا انجام کیا ہوگا؟ فرمایا: "میں کیا جانوں مجھے تو اس ولائی سے تمہارا منہ بھی نظر نہیں آتا۔"

آپؒ کے پاس بیت اللہ کی چوکھٹ کا ایک ٹکڑا تھا اس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھتے جب کبھی اس کی زیارت کرواتے تو فرماتے:

﴿واما بنعمة ربک فحدث﴾

"جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر۔"

جب حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ حج کے لئے روانہ ہونے لگے تو فرمایا:

چو با حبیب نشینی وبادہ پیمائی
بیاد آر محبان بادہ پیمارا

خادم حرمین شریفین کی ملی و اسلامی خدمات

۲۳/ ستمبر کا دن ہر سال قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ سعودی تاریخ میں یہ انتہائی ممتاز دن ہے کیونکہ ۱۹۳۲ء میں اس دن سعودی مملکت کے بانی شاہ عبدالعزیز بن سعود نے حجاز، نجد اور اس کے ماتحت علاقوں کو متحد کر کے نئی ریاست تشکیل دی تھی جسے مملکت سعودیہ کہتے ہیں۔ زندہ قومیں اپنے قومی دن جوش و خروش اور فخر سے مناتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ سعودی عوام اپنا قومی دن مناتے ہوئے بجا طور پر فخر محسوس کرنے میں حق بجانب ہیں کیونکہ ماضی قریب میں سعودی عرب نے تعمیر و ترقی کی منزلیں طے کر کے ایک ممتاز حیثیت اختیار کرلی ہے اور ترقی و خوشحالی کے عروج پر پہنچ چکا ہے جس کا اعتراف تمام تجزیہ نگار اور ماہرین بجا طور پر کر رہے ہیں۔ دوسری قوموں کے مقابلے میں سعودی عرب نے دور جدید میں جو اہم اور ممتاز ثقافتی فاصلہ کم سے کم وقت میں طے کرلیا ہے وہ نہ صرف مؤثر اقتصادی اور حکیمانہ پالیسیوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے بلکہ اس کی وجہ خدمت حرمین شریفین ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سعودی خاندان کو سونپی گئی ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع و ترقی آل سعود کا اتنا بڑا کارنامہ ہے جس پر انہیں جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز خادم حرمین شریفین ایک تجربہ کار، مدبر، صاحب بصیرت اور مستقل مزاج شخصیت کے حامل حکمران ہیں، ان کی انتھک کوششوں سے آج سعودی عرب کو بین الاقوامی پلیٹ فارم پر اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ مستقبل قریب میں زائرین اور حجاج کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ حرمین شریفین اور مقامات مقدسہ کی ترقی، توسیع اور خوبصورتی پر پانی کی طرح سرمایہ خرچ کر کے ہر طرف سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ جب سے شاہ فہد نے

بابو شفقت قریشی سہام

خادم حرمین شریفین کا لقب اپنے لئے پسند کیا ہے، انہوں نے حجاج پر زائرین کو آرام و سکون پہنچانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ان کی خدمات کا ذکر چند سطور میں کرنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن بھی ہے، فارسی میں ایک مثل مشہور ہے: ''مشک آنست خود ببوید نہ کہ عطار بگوید'' (یعنی اصل خوشبو وہ ہوتی ہے جو اپنا آپ خود بتائے نہ کہ خوشبو بیچنے والا اس کی خوشبو کا پرچار کرے۔) چند الفاظ شاہ فہد بن عبدالعزیز کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے کافی ہیں کہ انہوں نے خادم حرمین شریفین ہونے کا حق ادا کر دیا ہے جس کا اجر صرف اللہ پاک ہی دے سکتے ہیں، ہم خلوص دل سے ان کو دعائیں دیتے ہیں۔

آج کے دور میں عمرہ اور حج کے لئے جانے والے خوش نصیب اس فرق کا ادراک نہیں کر سکتے جو چند برس پہلے اور آج کی سہولتوں کے درمیان پایا جاتا ہے، عموماً وہ یہی سمجھتے ہیں کہ شاید شروع سے ہی ایسا چلا آرہا ہے۔ بندہ ناچیز کو پہلی مرتبہ ۱۹۷۹ء میں فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور آخری مرتبہ ۱۹۹۹ء میں بھی اللہ کے فضل و کرم سے حاضری کا موقع مل چکا ہے۔ اس لئے مختصر الفاظ میں ان سہولتوں اور تبدیلیوں کا ذکر کرنا باعث افتخار سمجھتا ہوں۔ شروع میں ایئرپورٹ جدہ شہر کے اندر ہوتا تھا جو چھوٹا بھی تھا اور اس میں نسبتاً سہولتوں کی کمی بھی تھی، موجودہ حج ٹرمینل شہر سے باہر کثیر خرچ سے بنایا گیا ہے جس میں جدید سہولتیں میسر آتی ہیں۔ مطاف کا فرش پہلے گرم ہو جاتا تھا اس لئے دوپہر کو اس پر طواف کرنا تکلیف دہ ہوتا تھا، موجودہ مطاف کو جدید سہولتوں سے آراستہ کر کے ٹھنڈا کر دیا گیا ہے، اس لئے سخت دھوپ میں بھی پاؤں کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ پینے کے لئے ٹھنڈا آب زمزم صرف صراحیوں میں ملتا تھا جس کا تھوڑا سا ہدیہ دینا پڑتا تھا لیکن آج کل جابجا ٹھنڈے آب زمزم کی سبیلیں لگی ہوئی ہیں، سرنگیں تعمیر کر کے مشاعر مقدسہ کے فاصلے کم کئے گئے، پانی کی فراوانی، سایہ دار درخت، پیدل راستہ پہ سائبان اور عرفات سے مکہ تک ٹھنڈے پانی کی سبیلیں، کنکریاں مارنے کی جگہ کی کشادگی اور یکطرفہ راستہ کی پابندی، اہم مقامات پر اردو میں

بھی ہدایات کے بورڈ' حرم میں اردو میں درس و تدریس' قربانی کے لاکھوں جانور' بذریعہ بینک قربانی کی سہولت پاکستان کو سوالاکھ حج ویزوں کی منظوری' ایئرپورٹ پر فاضل عملہ کی تعیناتی سے بریفنگ اور کسٹم میں آسانی' جدہ ایئرپورٹ پر بسوں کی ہر وقت موجودگی' تمام عازمین حج کو رہائش کا انتظام کرنے کا اختیار' حرمین شریفین کے دروازوں کے اندر اور باہر نام اور نمبر کی تحریر' خیمے فائر پروف مگر کرایہ "۱۵۰" ریال' آب زمزم کی مسجد نبوی میں بھی فراہمی' مشاعر مقدسہ میں ان گنت حمام اور ٹوٹیاں' جابجا ٹیلیفون کی سہولت' شیطانوں کے قریب حجاموں کی دکانیں' ہر شخص کو اپنے مسلک کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی' نہ مہنگائی' نہ ملاوٹ' نرخ کئی سال پرانے اور خوردونوش کی اشیا کی فراوانی' امن و آمان کی صورتحال تسلی بخش اور حفاظت واپسی' نہ خوف نہ ڈر' نہ لڑائی نہ جھگڑا' گری پڑی چیز اٹھاتا کوئی نہیں' قانون کی حکمرانی ہے اس لئے ہر شخص چاہے وہ حج یا عمرہ کے لئے گیا ہو یا وہاں کا مقامی ہو خود کو محفوظ سمجھتا ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کی ذاتی کوششوں اور اسلام کے ساتھ ان کی گہری وابستگی کی بنا پر بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نہ صرف آج بلکہ مستقبل میں بھی حج و عمرہ اور زیارت کے لئے جانے والے تمام ضیوف الرحمٰن بڑی آسانی سے اپنے فرائض اور مناسک کی ادائیگی کر سکیں گے اور حرمین شریفین کی وسعتیں انھیں اپنے دامن میں سمائیں گی۔

☆☆.........☆☆

حمد باری تعالیٰ

(حق نواز خلیل ـــــ مانسہرہ)

ازل سے ہے یہ صدا لا الہ الا اللہ
ابد کہے یہ سدا لا الہ الا اللہ
نوائے ہست و بقا لا الہ الا اللہ
ضیائے ارض و سما لا الہ الا اللہ

وہ تیرہ تار فضا لا الہ الا اللہ
ملی ہے جس کو ضیا لا الہ الا اللہ
پڑی ہے اس کی ردا لا الہ الا اللہ
فلک تا تحت الثریٰ لا الہ الا اللہ

چلی ہے صبح و مسا لا الہ الا اللہ
حدیث حمد و ثنا لا الہ الا اللہ
جماد و نخل و گیاہ لا الہ الا اللہ
ہر اک کو حکم ثنا لا الہ الا اللہ

بشر بشر ہو جن یا ملک لا الہ الا اللہ
ہر ایک کا وہ خدا لا الہ الا اللہ
نمود شام و سحر لا الہ الا اللہ
بقا دہر ضیا لا الہ الا اللہ

ضیائے ہست و بقا لا الہ الا اللہ
دوام اس کی لقا لا الہ الا اللہ
وہ لفظ تیری رضا لا الہ الا اللہ
• نجات جس پر سدا لا الہ الا اللہ

خلیل ورد زباں لا الہ الا اللہ
گواہ ہے اس پہ خدا لا الہ الا اللہ

اسلام کی حقانیت کا اعتراف

عیسائی محقق کا قبولِ اسلام

تحریر: جناب شیر محمد صاحب

چھٹی صدی کے اوائل میں توراۃ و انجیل کے ماہر مذہب عیسائیت کے تجربہ کار مبلغ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور پھر عیسائیت کے خلاف تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب لکھی جس کا اردو ترجمہ آئینہ عیسائیت کے نام سے حکیم شمس الدین صاحب نے شائع کیا ہے۔ اسی کتاب میں نومسلم (پادری) نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ بھی تحریر فرمایا۔ قارئین کے لئے اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

شیخ عبداللہ بن عبداللہ ترجمان فرماتے ہیں کہ میں جزیرۃ میورقہ میں پیدا ہوا میرے والد اسی شہر کے محتسب تھے۔ جب میری عمر چھ سال کی ہوئی تو مجھے انجیل کی تعلیم کے لئے ایک پادری کے سپرد کر دیا گیا۔ دو سال کے عرصہ میں انجیل کا اکثر حصہ میں نے پڑھ لیا اس کے بعد قسطلان کے علاقہ میں شہر لادہ میں پہنچا جو اس وقت مدینۃ العلم (علم کا شہر) مشہور تھا اور ہزار ڈیڑھ ہزار نصرانی طلباً مقیم رہتے تھے' یہاں میں نے دو سال کے عرصہ میں علم طب اور نجوم کی تکمیل کی اس کے بعد مسلسل چار سال انجیل کی تعلیم حاصل کرتا رہا' یہاں سے فارغ ہو کر ایک اور شہر بونیہ کی طرف کوچ کیا۔ جو اس وقت مدینۃ المعارف شمار ہوتا تھا اور ملک کے اطراف و اکناف سے دو ہزار کے قریب طالب علم وہاں زیر تعلیم تھے۔ اس درس گاہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ تمام طلباً کے لئے ایک لباس مقرر تھا' امیر ہو یا غریب شاہ و گدا میں کوئی تمیز نہ تھی' یہی لباس ان کو ملک کی دوسری آبادی سے ممتاز رکھتا تھا۔ ان پر قسیس (معلم) کے علاوہ کسی اور کا حکم نافذ نہ ہوتا تھا' میں اس شہر کے کنیسہ (گرجا گھر) میں جس معمر اور جلیل القدر پادری کے پاس قیام پذیر ہوا۔ اس کا مقام عیسائیوں میں نہایت بلند اور ارفع تھا علم دین اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے تمام نصرانیوں میں منفرد تھے امراً و سلاطین کے مسائل ان کے سامنے پیش ہوتے تھے' اعلیٰ حکام بیش بہا قیمتی نذرانے اور ہدیے ان کی خدمت میں پیش کرتے سعادت مندی خیال کرتے تھے' میں نے ان سے اصول دین اور نصرانیت کے تمام احکام حاصل کئے اور اس دوران استاذ مذکور کی خدمت اور مخلصانہ دیکھ بھال کی مصروفیت کی وجہ سے مجھے خاص الخواص افراد میں شمار کیا جانے لگا یہاں تک کہ مکان اور گوداموں کی چابیاں اور ان کی دیکھ بھال میرے سپرد کر دی گئی میں مسلسل دس برس ان کی خدمت میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کرتا رہا' اتفاقاً ایک روز آپ بیماری کی وجہ سے درس گاہ میں تشریف نہ لا سکے۔ اہل مجلس آپ کی انتظار میں مختلف مسائل پر گفت و شنید کرتے رہے' یہاں تک کہ موضوع بحث حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کلام الٰہی کا حسب ذیل جملہ بن گیا "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے' کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ فار قلیط تمہارے پاس نہ آئے گا' لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔" (یوحنا باب ۱۶ آیت نمبر ۷) اس آیت پر بحث طویل ہوئی اور بغیر کسی مفید نتیجہ کے ختم ہو گئی۔ بعد میں شیخ موصوف نے دریافت فرمایا کہ میری غیر حاضری میں طلبہ کا کیا مشغلہ رہا تو میں نے مذکورہ آیت کے مفہوم اور بالخصوص فار قلیط کے مسمیٰ میں نزاع و اختلاف کی خبر دی اور اس بارے میں مختلف احباب کے اقوال و جوابات بھی دہرائے استاذ صاحب نے پوچھا تو نے کیا جواب دیا' میں نے کہا فلاں پادری نے انجیل کی تعبیر میں جو رائے اختیار کی ہے۔ اسے ترجیح دی تھی۔ شیخ نے فرمایا تیرا جواب حق کے قریب تھا اور فلاں فلاں کا جواب غلط تھا ویسے صحیح جواب ان سب کے خلاف ہے اس اسم شریف (الفار قلیط) کے بارے میں باخبر فرمائیں تو میں بہت ہی شکر گزار اور ممنون ہوں گا' پادری موصوف رو کر فرمانے لگے! بیٹا واللہ تو مجھے ہمہ وقتی خدمات کی وجہ سے بہت پیارا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس اسم شریف کی معرفت میں بہت بڑا فائدہ ہے۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اگر تو نے اسے ظاہر

کر دیا تو نصاریٰ مجھے قتل کر دیں گے۔ میں نے عرض کیا اے میرے سردار مجھے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور انجیل کی حقانیت اور اس کے لانے والے کی قسم ہے کہ جو بات رازداری کے طور پر آپ مجھے بتلائیں گے کسی پر ظاہر نہ کروں گا۔ اس پر استاذ نے فرمایا! جس ملک سے تو آیا ہے وہ مسلمانوں سے قریب ہے' جس پیغمبر کو مسلمان مانتے ہیں ان کے ناموں سے ایک نام فارقلیط بھی ہے آپ پر چوتھی کتاب (قرآن مجید) کا آسمان سے نزول ہوا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا دین ہے' آپ کی ملت ہی وہ ملت بیضاً ہے جس کا انجیل میں تذکرہ ہے۔ میں نے عرض کیا! یا شیخ اب نجات کا کونسا راستہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا! اسلام کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے دنیوی اور اخروی کامیابی کا راز دین محمدی قبول کرنے میں پوشیدہ ہے۔ اس پر میں نے کہا استاذ عاقل اپنے لئے بہتر چیز کا انتخاب کرتا ہے' جب آپ دین اسلام کی برتری اور فضیلت کے قائل ہیں تو اس کے قبول کرنے میں کیا امر مانع ہے؟ کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حقانیت اور فضیلت اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرافت کا علم مجھے بڑھاپے میں دیا اور تجھے جوانی کی عمر میں اس کا علم ہو گیا۔ کاش! میں تیری عمر میں ہوتا تو سب اشیاء کو چھوڑ کر دین حق میں داخل ہو جاتا تو جانتا ہے کہ نصاریٰ کے ہاں میرا کیا مقام ہے اور کس قدر مالی آمدنی ہے کتنی جاہ و عزت حاصل ہے' اگر میں نے ذرہ برابر بھی اسلام کی طرف میلان ظاہر کیا تو مجھے فوراً قتل کر دیا جائے گا' اور اگر کسی نہ کسی طرح بھاگ کر مسلمانوں سے بھی جا ملوں تو ممکن ہے وہ یوں کہہ دیں تیرے اسلام کا ہم پر کیا احسان ہے تو نے دین اسلام میں داخل ہو کر اپنے آپ کو عذاب دوزخ سے بچالیا ہے' اس صورت میں میرا کوئی بھی پرسان حال نہ ہو گا اور میں انتہائی بڑھاپے میں مفلوک الحال زندگی گزارتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوں گا۔ میں نے عرض کیا! مجھے اجازت دیجئے کہ میں ممالک اسلامیہ میں چلا جاؤں اور حلقہ بگوش اسلام ہو جاؤں۔ شیخ نے فرمایا تو عاقل اور طالب نجات ہے اس معاملہ میں جلدی کر تیری دینی و دنیوی فلاح اسی میں ہے' لیکن بیٹا یاد رکھنا میرا یہ معاملہ کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ میں نے شیخ کی خوشنودی ملحوظ رکھتے ہوئے معاملہ کو مخفی رکھنے کا وعدہ کر لیا' اور سامان سفر باندھ کر رخصت اجازت طلب کی۔ استاذ نے پانچ دینار سونے کا سکہ جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہوتا ہے سفر خرچ کے لئے دیئے اور دعائے خیر کرتے ہوئے الوداع کہا اس کے بعد گھر اور دوسرے علاقوں میں ہوتا ہوا تیونس پہنچا اور وہاں کے پادریوں کے ہاں تقریباً چار ماہ گزارے اس وقت حضرت ابو العباس احمد رحمۃ اللہ علیہ وہاں کے بادشاہ تھے۔ حکیم محمد یوسف شاہی طبیب کے ذریعہ بادشاہ سے ملاقات ہوئی عمر اور تعلیم وغیرہ جملہ معلومات سے بہت مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا! آپ کا آنا مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیے میں نے اپنے ترجمان حکیم مذکور کی معرفت عرض کیا کہ جب کوئی شخص اپنے دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے بارے میں ہر طرف سے زبان طعن دراز ہوتی ہے اور مختلف چہ میگوئیاں ہوتی ہیں' میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں کے نصرانی تاجروں اور ان کے تمام پادریوں کو بلا کر میرے بارے میں دریافت کریں اور یہ بھی معلوم کر لیں کہ وہ میرے زہد و تقویٰ اور علم وغیرہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ امیر المومنین نے فرمایا مجھ سے تو نے ویسے ہی مطالبہ کیا ہے' جیسا حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام قبول کرتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا پروگرام کے مطابق تمام پادری وغیرہ جمع ہو گئے اور مجھے قریب ہی ایک کمرہ میں پس پردہ بٹھا دیا گیا' اور ان سے پوچھا اس نئے آنے والے پادری کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ سب نے بیک زبان کہا مولیٰنا وہ ہمارے دین کے بہت بڑے عالم ہیں اور ان کے متعلق ہمارے بزرگوں کی رائے ہے کہ ان جیسا عالم نہیں دیکھا۔ امیر المومنین نے فرمایا اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو تمہارا کیا خیال ہے انہوں نے کہا خدا کی پناہ وہ ایسا کام ہرگز نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد امیر المومنین نے مجھے بلوایا جب میں ان کے سامنے حاضر ہو کر توحید باری تعالیٰ اور حضور علیہ السلام کی رسالت کا اقرار کرتے ہوئے بلند آواز سے ''اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ '' پڑھا تو تمام نصرانیوں نے منہ بگاڑ کر کہا اس شخص کو شادی کی محبت نے قبول اسلام پر آمادہ کیا ہے' اس کے بعد وہ بڑے' پریشان ہو کر دربار سے نکلے امیر المومنین نے مجھے خاص مہمان خانہ میں ٹھہرایا اور ربع دینار میرا وظیفہ مقرر کر دیا الحاج محمد الصفار نے اپنی لڑکی کا رشتہ بھی مجھ سے کر دیا۔

حکیم الامت مجددِ ملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کا

اُمّتِ مسلمہ کے نام ایک پیغام

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں اپنے دوستوں کو بھی مشورہ دیتا ہوں اور خود بھی اس پر عامل ہوں کہ حق تعالیٰ سے اپنی بہبود اور فلاح کی دعا کیا کریں اور یہ بڑا عمل ہے اور اس سے بڑا عمل یہ ہے کہ خدا کے راضی کرنے کی فکر میں لگ جائیں اگر مسلمان ایسا کریں تو چند روز میں انشاء اللہ کا یا پلٹ ہو جائے، حقیقی مالک ملک (اور ہر شے) کے حق تعالیٰ ہی ہیں تو ملک اور دیگر اشیا جن کی ملک ہے انہیں سے مانگو اور اس کا صحیح طریق یہ ہی ہے کہ ان کو راضی کرو اور راضی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ گزشتہ نافرمانیوں سے تائب ہو کر آئندہ کے لئے عزم اعمال صالحہ کا کرو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے، کیونکہ تدابیر بھی وہی ذہنوں میں پیدا فرماتے ہیں اور پھر ان تدابیر کو موثر بھی وہی بناتے ہیں۔ تو ان کو راضی رکھنے سے تدبیریں بھی صحیح اور موثر سمجھ میں آتی ہیں اور یہ بات یقین کے درجہ کی ہے کہ اگر مسلمان ایسا کریں تو ان کے تمام مصائب اور آلام ختم ہو جائیں یہ مصائب کا سامنا خدا کو ناراض کرنے ہی کی بدولت ہو رہا ہے اور جو تدابیر اس وقت اختیار کر رکھی ہیں چونکہ ان کا اکثر حصہ غیر مشروع ہے اس لئے بجائے کسی کامیابی کے اور الٹی ذلت اور ناکامی گلوگیر ہو جاتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ (انگریزوں کی) شروع سلطنت کے زمانہ میں اس کا مشورہ ہوا تھا کہ ہندوستان کو نکما بنانا چاہئے اور اس کی تدبیر نکالی کہ مذہب کی حمیت کو برباد کر دینا چاہئے۔ بس میں اسی حمیت کو کہتا ہوں کہ اپنے اندر پیدا کرو پھر دیکھ لیجئے کیا اثر ہوتا ہے اس وقت کثرت سے لوگوں کو مذہب سے بیگانہ کر دیا گیا ہے یہ نہایت باریک حربہ ہے بس اس کے مقابلہ میں کرنے کا کام یہ ہے کہ مذہب کی اہمیت قلوب میں پیدا کی جائے مگر مشکل یہ ہے کہ جو کام کرنے کے ہیں ان کو تو مسلمان کرتے نہیں دوسرے جھگڑوں اور قصوں میں پڑ کر اپنا مال اپنی جان اپنا وقت برباد کر رہے ہیں حقیقی تدابیر سے بھاگتے ہیں صاحب! اگر اعتقاد سے نہیں کرتے تو آزمانے ہی کے طریق پر کر کے دیکھ لو اسی کو فرماتے ہیں۔

سالہا تو سنگ بودی دل خراش
آزموں زایک زمانے خاک باش

برسوں تک تو سخت پتھر بنا رہا آزمائش کے لئے کچھ روز خاک ہو کر بھی دیکھ

ان رسمی تدابیر کو چھوڑو برسوں کر کے دیکھ لیں خاک نہ ہوا اب ذرا خاک میں سر رکھ کر بھی دیکھ لو حکمت یونانی کا نسخہ تو بہت زمانہ تک استعمال کر لیا اب حکمت ایمانی کا نسخہ بھی استعمال کر کے دیکھو انشاء اللہ تعالیٰ تمام امراض کافور ہو جائیں گے اور میں تدابیر ظاہرہ کا مخالف نہیں ہوں بشرطیکہ غیر مشروع نہ ہوں شکایت تو اس کی ہے کہ تدابیر ظاہری کے اس قدر پیچھے کیوں پڑ گئے کہ حقیقت سے بھی دور جا پڑے اس لئے ضرورت ہے کہ اب طب ایمانی کا نسخہ استعمال کرو فرماتے ہیں کہ۔

چند خوانی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں راہم بخواں

یونانیوں کی حکمت کب تک پڑھو گے ایمان والوں کی حکمت بھی پڑھ لو

خلاصہ یہ ہے کہ طبیب جسمانی کی تدابیر پر تو عمل کر چکے اور اس کا نتیجہ بھی دیکھ چکے اب طبیب روحانی یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے نسخوں پر عمل کر کے دیکھو کیونکہ یہ مرض ان طبیبان ظاہری کی سمجھ سے باہر ہے تو ان کی تدبیر کیسے کافی ہو گی اسی کی نظیر میں مولانا فرماتے ہیں۔

گفت ہر دارد کہ ایشاں کردہ اند
آں عمارت نیست ویراں کردہ اند
بے خبر بود نداز حال دروں
استعیذ اللّٰہ مما یفترون

(مرد غیبی نے) کہا جو دوا ان لوگوں

نے کی ہے وہ مرض کو بڑھانے والی تھی تندرست کرنے والی نہ تھی۔ وہ لوگ اندرونی حالت سے بے خبر تھے۔ جو دوائیں وہ گھڑ رہے تھے ان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

دیکھئے! صحابہ کرامؓ کی حمیت کچھ ایسی زائد نہ تھی مادی اسباب پاس نہ تھے مگر طبیب روحانی کے نسخوں پر ان کا عمل تھا دیکھو کیا سے کیا کر کے دکھا گئے۔ یرموک میں جب اول روز لشکر اسلام کے مقابلہ میں جبلہ بن ایہم غسانی ساٹھ ہزار لشکر لے کر آیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کے مقابلہ میں اول تیس آدمی پھر دوسروں کے کہنے سننے سے ساٹھ آدمی منتخب کر کے میدان میں لے گئے۔ جبلہ یہ سمجھا کہ خالد رضی اللہ عنہ صلح کے لئے آئے ہیں وہ دیکھ کر ہنسا حضرت خالد بن ولیدؓ نے اعلان جنگ کر دیا' شام تک تلوار چلی کفار کی ساٹھ ہزار جمعیت کو ہزیمت ہوئی اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے' صحابہ میں سے پانچ یا چھ تو شہید ہوئے اور پانچ گرفتار ہوئے جب لاشیں بھی نہ ملیں جب گرفتاری کا گمان ہوا۔ تو چھ لاکھ کے لشکر میں جو باہان ارمنی کے زیر کمان تھا ان کے چھوڑنے کے لئے سو سپاہیوں کے ساتھ تشریف لے گئے اور باہان کی اطلاع و اجازت کے بعد جب آگے بڑھے تو تخت کے قریب دیبا حریر کا فرش تھا' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس کو الٹ دو باہان ارمنی نے کہا کہ میں نے تو آپ کی عزت کی اور حریر کا فرش بچھانے کا حکم دیا' آپ نے اس کی کچھ قدر نہ کی' آپ نے فرمایا کہ: "ولارض فرشنھا فنعم الماھدون" خدا کا فرش تیرے فرش سے اچھا ہے باہان ارمنی نے کہا کہ ہم اور تم بھائی بھائی ہو جائیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لے ہم اور تم بھائی بھائی ہو جائیں گے اور اگر اسلام قبول نہ کرے گا تو وہ دن مجھ کو قریب نظر آتا ہے کہ تیری گردن میں رسی ہوگی اور لوگ کھینچ کر تجھ کو امیر المومنین کے سامنے کھڑا کریں گے یہ سن کر باہان ارمنی آگ ہو گیا اور حکم دیا کہ ان کو پکڑو۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے تلوار کھینچ کر ساتھیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم بھی تیار ہو جاؤ آب کوثر پر ملاقات ہوگی۔ بس باہان ڈھیلا ہو گیا اور کہنے لگا میں تو ہنستا تھا۔

تو یہ کیا چیز تھی! وہی حمیت مذہبی تھی۔ بس اعدائے دین تدابیر سے اس کو مٹانا چاہتے ہیں اور اس کا ایک اثر یہ ہوا کہ اب خود لوگ اپنا مذہب چھوڑ دینے پر آمادہ ہیں' مگر پھر دشمن دشمن میں فرق ہے' ایک قوم (انگریز) کی آمین کے ساتھ ہے۔ اور دوسری قوم کی صریح ظلم کے ساتھ ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو متحد کریں' قرآن و سنت کو اپنا رہنما تصور کریں۔ اور نیک ہو جائیں اور باہمی تعاون سے دین کامل کی اشاعت کا کام کریں اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے سے احتراز کریں۔ قرآن و سنت اور بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کام کرنے والی ہر جماعت کو اپنا رفیق سمجھیں' فرق نہ سمجھیں۔ (واللہ الموفق والمعین)

☆☆............☆............☆☆

گمبٹ میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزی کو روکا جائے

گمبٹ (نمائندہ خصوصی) چند روز قبل مشتاق قادیانی نے آئین پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے گمبٹ شہر کی مسجد رحمانی' دفتر ختم نبوت اور محلہ شیخ کی دیگر عمارات کی "مووی فلم" بناتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ جناب عبدالسمیع شیخ اور دیگر ارکان ختم نبوت نے قادیانی کی اس مذموم حرکت پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں' لیکن حکومت پاکستان خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے جو قابل صد افسوس ہے۔ قادیانی اپنے سربراہ مرزا طاہر کی ایماء پر نت نئی شرارتیں کرتے ہیں۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں پر فی الفور پابندی عائد کرے۔ علاوہ ازیں مجاہدین ختم نبوت نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کرنے اور قادیانیت کے سدباب کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔

اخبارِ ختمِ نبوت

عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے
قادیانی فتنہ انگریز سامراج کی سیاسی ضرورت کا نتیجہ ہے
قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا اپنے حلقہ اثر میں نوٹس لینا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے

اندرون سندھ ختم نبوت کنونشن اور کانفرنسوں سے مولانا نذیر احمد تونسوی' مفتی حفیظ الرحمٰن' پروفیسر سید علی رضا' شیخ الحدیث مولانا غلام محمد' مولانا خان محمد اور دیگر علماء کرام کا خطاب

رپورٹ: مولانا خان محمد کمبٹ

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے زیر اہتمام اندرون سندھ کے شہروں میں ختم نبوت کنونشن اور ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ مورخہ ۲/اکتوبر کو بعد از نماز عشاء جامع مسجد خضریٰ مورو میں ختم نبوت کانفرنس شیخ الحدیث مولانا غلام اللہ کی صدارت میں منعقد ہوئی' جس سے مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا خان محمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ مسلمانوں نے بے پناہ قربانیاں پیش کی ہیں اور جب تک قادیانی فتنہ کا وجود ختم نہیں ہو جاتا ختم نبوت کے پروانے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑا اعزاز کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے منتخب کر لیں۔

مورخہ ۳/اکتوبر کو مرادوہائی اسکول کمبٹ میں دن کے گیارہ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کنونشن شروع ہوا' جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ قرآن و سنت کی روشنی میں امت محمدیہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں' آپ کے بعد نبوت کا مدعی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز گورنمنٹ کی سیاسی ایجاد ہے' جس کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے کہا کہ قادیانی مختلف بہانوں سے مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر کے انہیں اسلام سے متنفر کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔ اگر مسلمان غیرت ایمانی سے کام لیتے ہوئے قادیانیت کا بائیکاٹ کر دیں تو چند دنوں میں یہ فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائے گا۔ پروفیسر سید علی رضا نے کہا کہ قادیانیت دجل و فریب کا مکروہ نام ہے' قادیانی دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کی ناکام کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اگر وہ کھل کر اپنے عقائد کا اظہار کریں تو مسلمان ان سے بات کرنا بھی گوارا نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنے پیغمبر کی عزت و ناموس کے لئے کٹ مرنا تو گوارہ کر سکتے ہیں مگر پیغمبر اسلام کی توہین کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ مولانا خان نے کہا کہ قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے ہر مکتبہ فکر کے مسلمانوں کو متحد ہو کر کام کرنا چاہئے۔ شیخ الحدیث مولانا غلام محمد نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمارے اکابر نے تقریر و تحریر ہر میدان میں کام کر کے منکرین ختم نبوت کے دھوکہ سے مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کے لئے دن رات محنت کر کے اپنا مذہبی فریضہ ہر دور میں ادا کیا ہے۔

مورخہ ۳/اکتوبر بعد از نماز عشاء جامع مسجد صدیق اکبر رانیپور میں مولانا عبدالواحد کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس سے مہمان خصوصی مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے تقریباً سوا لاکھ انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں مبعوث فرمائے۔ سب سے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند فرمایا۔ آپ کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے کہا کہ قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے نازل ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا۔

غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مہدویت و مسیحیت میں سراسر جھوٹا تھا۔ اس نے انگریز گورنمنٹ کے مفادات کی خاطر مسیحیت کا دعویٰ کیا تھا' جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ مولانا خان محمد نے کہا کہ قادیانی کا دجل و فریب ہر مسلمان پر واضح ہو چکا ہے۔ کانفرنس سے مولانا عبدالواحد اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی سرگرمیاں

تحریر: اکرام اللہ جان قاسمی

ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی پاکستان کے تاریخی فیصلے یعنی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں ایک تقریب زیر صدارت امیر مرکزی حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف بمقام چوک قصہ خوانی منعقد ہوئی' جس میں مناظر اسلام مولانا اللہ وسایا مہمان خصوصی تھے' اس موقع پر قادیانیت کے متعلق سوال و جواب کا مقابلہ ہوا صحیح جواب دینے والوں میں دتہ سویٹ ہاؤس تمنڈی کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔ تقریب سے مفتی شہاب الدین' مولانا نورالحق نور' مولانا اکرام اللہ جان قاسمی' مولانا سید امام شاہ اور مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں کہا کہ ہنود اور یہود و نصاریٰ کی شہ پر قادیانی غیر مسلم اقلیت پاکستان کی سالمیت اور عالم اسلام کے خلاف سازشوں میں سرگرم عمل ہیں' جس کا سب سے بڑا ثبوت پاکستان کو دولخت کرنے میں مرزا قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد قادیانی کا کردار ہے جو کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ آج بھی قادیانی اس کوشش میں سرگرم عمل ہیں کہ ان کے خلیفہ آنجہانی جہنم مکانی مرزا بشیر کی اس بکواس کو پورا کیا جائے جس میں اسنے کہا تھا کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر خوشی سے رضامند نہیں ہوئے بلکہ مجبوری تھی ہمیں کوشش کرنی ہے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے۔ مہمان خصوصی نے اپنے بیان میں کہا کہ آج پاکستان کے کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کا قبضہ ہے قادیانیوں کا مرکز بھارت میں ہے' اسرائیل قادیانیوں کی تربیت گاہ ہے' برطانیہ قادیانیوں کی پناہ گاہ ہے اور واشنگٹن ان کا مالی بینک ہے اور اس بل بوتے پر وہ پاکستان کے کلیدی عہدوں سے ناجائز فوائد اور معلومات حاصل کر کے اسلامی جمہوریہ پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ مکمل اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور ختم نبوت کے پرچم کے نیچے متحد ہو کر قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنائیں۔ حکومت کو چاہئے کہ ان قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔

آپ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور حضرت مہدی کے ظہور پر قرآن و سنت اور اجماع امت کے حوالہ سے تفصیلی بیان فرمایا اور واضح کیا کہ قرب قیامت ان دو شخصیات کے نزول اور ظہور سے کفر ملیا میٹ ہوگا۔ تقریب میں ناظم مجلس ختم نبوت مولانا نورالحق نور نے چند قراردادیں بھی پیش کیں اور اعلان کیا کہ اکتوبر کے آخری عشرہ میں رد قادیانیت و عیسائیت اور پرویزیت کے متعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد دارالقرآن نمک منڈی میں ایک تربیتی کورس کا اہتمام کرے گی' جس میں مولانا اللہ وسایا صاحب اور دیگر علماء کرام لیکچر دیں گے۔ شریک ہونے والے حضرات سادہ کاغذ پر امیر مجلس کے نام جامع مسجد قاسم علی خان قصہ خوانی یا ناظم مجلس کے نام جامع مسجد بہشت نگری یا قاری فیاض الرحمٰن دارالقرآن جامع نمک منڈی پشاور کے پتہ پر مکمل ایڈریس مع ولدیت و تعلیمی قابلیت کے اندراج کے ساتھ درخواست روزانہ کریں۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں طے پایا کہ مولانا اللہ وسایا صاحب ۲۱/اکتوبر تا ۲۷/اکتوبر پشاور شہر و مضافات میں مسئلہ ختم نبوت پر خطاب فرمائیں گے' جس کے پروگرام کا باقاعدہ اعلان کیا جائے گا۔

قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے زیر اہتمام "یوم ختم نبوت" کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے نیز قادیانیوں کی جملہ تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی "ضرورت رشتہ' رفاہی و فلاحی" کاموں کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے میں شب و روز مصروف ہیں اور آئین پاکستان کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں لہٰذا قادیانیوں کی اسلام دشمن

سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور ایسے ملک اور اسلام دشمن عناصر کے خلاف کارروائی کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سعید قادیانی' جس کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور نے مقدمہ دائر کروایا ہے' اسے قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ کوئی قادیانی کسی مسلمان کو ورغلا کر قادیانی (مرتد) بنانے کی جرأت نہ کرسکے۔

☆...... یہ اجتماع دکانداران شاہ ولی قتال' محلہ غفران حبیب' علاقہ ہشت نگری کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ جنہوں نے اس مسئلہ پر عالمی مجلس کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔

☆...... یہ عظیم الشان اجتماع ممتاز عالم دین اور جمعیت علمأ اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبیداللہ چترالی شہید کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے' اسے آغاخان فاؤنڈیشن اور حکومت کی ملی بھگت اور امریکی سازش کا حصہ قرار دیتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ناردرن ایریا بالخصوص چترال میں آغا خان فاؤنڈیشن کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع افغانستان کی اسلامی حکومت کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اعلان کرتے ہوئے مغرب اور اس کے آلہ کاروں کی طالبان اسلامی حکومت کے خلاف سازشوں کی مذمت کرتے ہوئے انتباہ کرتا ہے کہ افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف ممکنہ جارحیت کا ارتکاب کیا گیا تو ختم نبوت کے پروانے مغرب کی اس سازش کے خلاف میدان عمل میں آکر ان کے عزائم ناکام بنادیں گے۔

☆...... یہ اجتماع ملک میں فحاشی اور عریانی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا کے ذریعے اس کے فروغ کے لئے کی جانے والی حکومتی کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں فحاشی و عریانی کا فوری سدباب کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع کمر توڑ مہنگائی' غریب عوام پر بلاجواز ٹیکس نیز بانڈز اور سودی کاروبار کے فروغ کی مذمت کرتے ہوئے معاشی ابتری کا ذمہ دار نااہل حکمرانوں کو قرار دیتا ہے۔

☆☆

(رپورٹ: ڈاکٹر دین محمد فریدی)

قادیانیت سے توبہ

میں محمد سلیمان ولد فضل الرحمن قوم مغل چک نمبر ۴۹ ایم ایل تھانہ دریاخان تحصیل دریا خان ضلع بھکر بقائمی ہوش و حواس اعلان کرتا ہوں کہ میں پہلے قادیانی تھا۔ اب مجھ پر حق واضح ہوگیا ہے کہ قادیانیت جھوٹا مذہب ہے' میں اپنی بیوی بچوں سمیت اعلان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر' مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان لاکر قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔

محمد سلیمان ولد فضل الرحمن شناختی کارڈ نمبر ۳۱۸۸۵۷-۸۹-۲۶۱' حلیماں بی بی زوجہ محمد سلیمان چک نمبر ۴۹ ایم ایل' طاہر محمود پسر سلیمان عمر ۹ سال' صفیہ دختر سلیمان عمر ۸ سال' طارق محمود پسر سلیمان عمر ۷ سال' امبرین دختر سلیمان عمر ۳ سال' تنظیم اختر دختر سلیمان عمر ۵ ماہ۔

محمد سلیمان مغل چک ۴۹ ایم ایل ضلع بھکر قادیانیت سے بیزار ہوکر ۳۱/اگست ۱۹۹۹ء کو بندہ کے پاس ماسٹر منظور قریشی صاحب کے ہمراہ آیا۔ بندہ ان کو ۳/ستمبر ۱۹۹۹ء دریاخان ضلع بھکر کے مشہور عالم دین حضرت مولانا غلام فرید صاحب مدظلہ کی خدمت میں لے گیا' اس دوران مرزائیوں نے اس پر اسلام قبول کرنے کی پاداش میں ظلم و ستم بھی کیا مگر بندہ حضرت مولانا غلام فرید صاحب مدظلہ کے تعاون سے تمام حالات پر الحمدللہ قابو پاچکا ہے۔ محمد سلیمان کے علاقہ میں دو حاضر سروس مشہور قادیانی لوبر خدا بخش کھوکھر ایس ایس پی بہاولپور بریگیڈیئر مبارک حاضر سروس ملتان چھاؤنی بھی ہیں۔ محمد سلیمان کو دھمکیاں بھی ان دونوں حاضر سروس قادیانیوں کی شہ پر مل رہی ہیں۔ احباب محمد سلیمان اور اس کے خاندان کے لئے استقامت کی دعا کریں۔

ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی

کے سالانہ خریدار بنئے

اور "قادیانیت" کے

تعاقب میں ہمارا

ساتھ دیجئے

نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا احد یدؔ' دیپالپور

میں مصرعہ اول مہہ و اختر سے لکھوں گا
پھر نعت تری خامۂ خاور سے لکھوں گا

میں تیرے جمالِ رُخِ زیبا کی ستائش
دھو دھو کے قلم زم زم و کوثر سے لکھوں گا

اے ہادیٔ اعظمؐ تری رحمت کے قصیدے
میں نور بھرے صبح کے منظر سے لکھوں گا

میں پڑھ کے تہجد تری ہر نعت کا مصرعہ
شبنم سے دھلی شاخِ معطر سے لکھوں گا

میں بدر کے شیروں کی شجاعت کے صحیفے
شاہبازوں کے شاہینوں کے شہ پر سے لکھوں گا

میں اُن کے ہر اک نقشِ کفِ پا کی فضیلت
اے ماہِ دو ہفتہ تیرے پیکر سے لکھوں گا

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر سانس کی مہکار کی باتیں
خوش رنگ شگوفوں سے گلِ تر سے لکھوں گا

ہر خانۂ آباد کی رونق کی دعائیں
دریوزگی رحمتِ سرورؐ سے لکھوں گا

ہے جو بھی مسلمان طلب گار شفاعت
ہے پیار اُسے سبطِ پیمبر سے لکھوں گا

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

مسلم کالونی چناب نگر میں سالانہ

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

رد قادیانیت و عیسائیت کورس

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 5 تا 28 شعبان 1420ھ

اساتذہ کرام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب

حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی

صاحبزادہ طارق محمود صاحب

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی

حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود

حضرت مولانا خدا بخش صاحب

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب

جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب

جناب محمد متین خالد صاحب

جناب محمد طاہر رزاق صاحب

◄ کورس میں داخلہ درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلباء کو دیا جائے گا۔ ◄ ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں ◄ شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ناشتہ، کھانا، کاغذ، قلم ادارہ فراہم کرے گا۔ ◄ درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوادیں۔ طلباء سالانہ امتحان سے فارغ ہوتے ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں۔

شعبہ دار المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان- فون : [illegible]122